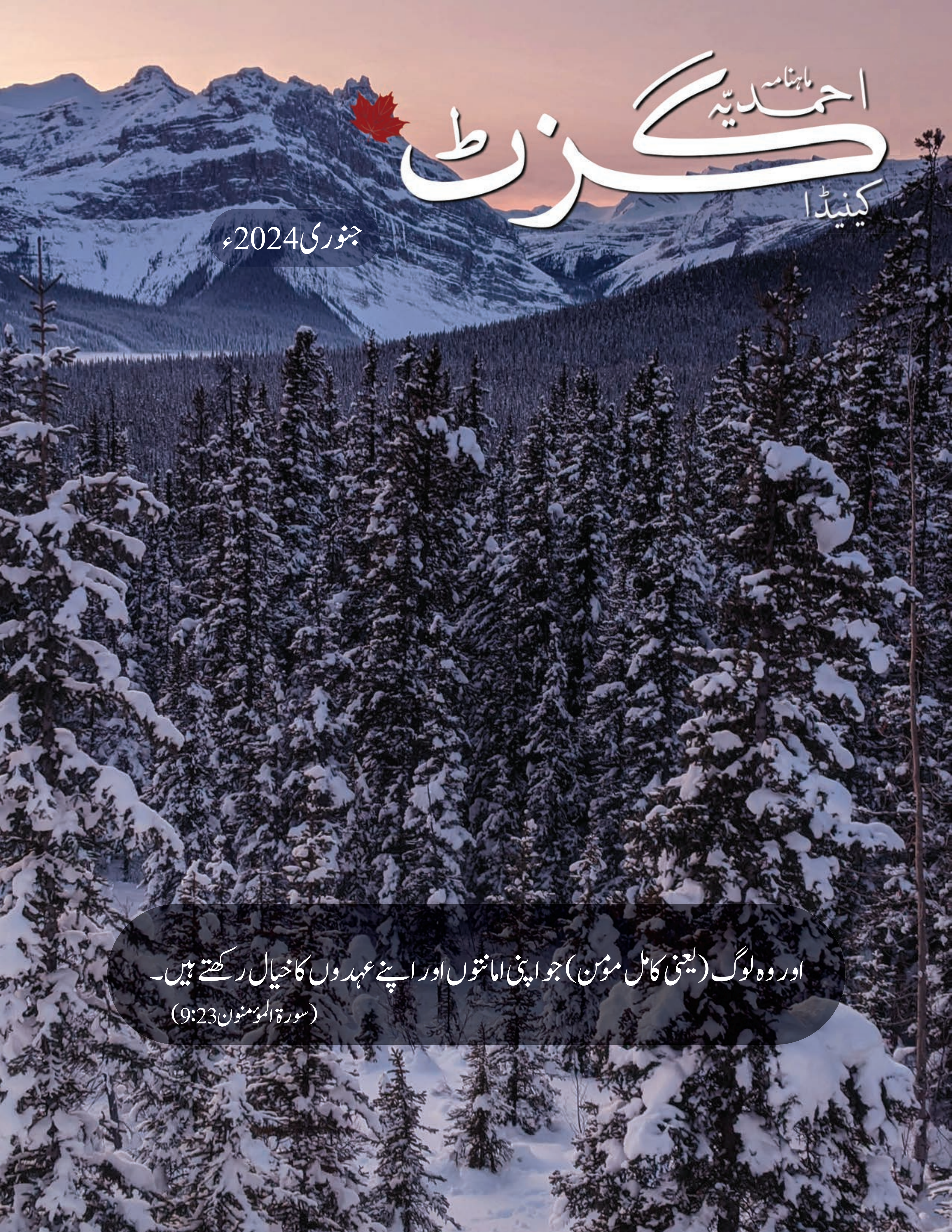
ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا
جنوری 2024ء
اور وہ لوگ (یعنی کامل مومن) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔
(سورۃ المومنون 9:23)

اپنے سپرد کی گئی امانتوں کو سرسری طور پر ادا نہیں کرنا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اگر ہمارا دعویٰ اس زمانے کے امام کو مان کر تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کا ہے، اپنے ذمہ کی گئی امانتوں کا دوسروں سے بڑھ کر حق ادا کرنے کا یہ دعویٰ ہے تو ہمیں بہت فکر سے اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝

(سورۃ المؤمنون 9:23)

”اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔“

پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے سپرد کی گئی امانتوں کو سرسری طور پر ادا نہیں کرنا بلکہ گہرائی میں جا کر تمام باریکیوں کو سامنے رکھ کر اپنے کام سرانجام دینے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 2013ء۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 3/مئی 2013ء، صفحہ 6۔7)

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّـدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جنوری 2024ء : جمادی الثانی، رجب 1445 ہجری قمری : صُلح 1403 ہجری شمسی : جلد 53 : شمارہ 1

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے ماخوذ سال کے اختتام پر محاسبہ نفس کے لئے چند سوالات	10
★ تربیتِ اولاد: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات	12
★ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تربیتِ اولاد از مکرم سید حاشر ہود احمد صاحب	13
★ کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ از مکرم آصف احمد خان صاحب	15
★ سوشل میڈیا اور بچے : اپنی نسلوں کو سوشل میڈیا کی برائیوں سے بچائیں از مکرم ارشد محمود خان صاحب	20
★ روزمرہ استعمال کی اشیاء اور صحت از محترمہ ڈاکٹر آمنہ نورین صاحبہ	25
★ جماعت احمدیہ کینیڈا میں مہاجرین کی بحالی اور اس کا پس منظر از مکرم فضل الرحمٰن عامرؔ صاحب	26
★ حضور انور کی خدمت میں خطوط لکھنے والوں سے ایک ضروری درخواست از مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب	29
★ مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب کا مختصر ذکرِ خیر از مکرم انعام اللہ خواجہ صاحب	32
★ سال 2023ء کے دوران احمدیہ گزٹ کینیڈا میں شائع ہونے والے مضامین کی فہرست	34

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے قارئین کرام کی خدمت میں سال نو بہت بہت مبارک!

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ
فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ (سورۃ المؤمنون 9:23)

ترجمہ و تشریح از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام :

”مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارے میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔“ (ضمیمہ براہینِ احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 239 ۔ 240)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، فَالْإِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ“. (صحیح البخاری۔ کتاب الاحکام، حدیث نمبر 7138)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو تم میں سے ہر ایک پاسبان ہے اور تم میں سے ہر ایک کو اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ وہ بڑا امام بھی جو لوگوں پر مقرر ہے ایک پاسبان ہے اور اس سے، اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور مرد بھی اپنے گھر والوں کا پاسبان ہے اور وہ بھی اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت بھی اپنے خاوند کے گھر والوں اور اس کی اولاد کی پاسبان ہے اور وہ بھی ان کے متعلق پوچھی جائے گی اور آدمی کا غلام بھی اپنے آقا کے مال کا پاسبان ہے اور اس سے بھی اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ دیکھو خیال رکھو تم میں سے ہر ایک پاسبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

حدیث النبی ﷺ

Designed by Freepik

روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔“

(ضمیمہ براہینِ احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 210)

”انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں۔ ایک حسن معاملہ اور وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں رَاعُوْن کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں تقویٰ سے کام لے۔ یہ حسن معاملہ ہے۔ یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے۔“

(ضمیمہ براہینِ احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 218)

Designed by Freepik

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اکتوبر 2023ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 6؍اکتوبر 2023ء

مسلمان محدثین اور مؤرخین نے کبھی کسی روایت کے ذکر کو محض اس بنا پر ترک نہیں کیا کہ اس سے اسلام اور بانی اسلام پر بظاہر اعتراض وارد ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر آنے والا کوئی بھی الزام ہو ہم اُس کو ردّ کرنے کی کوشش کرتے ہیں

پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب آف کینیڈا المعروف پرویز پروازی صاحب، مکرم شریف احمد بھٹی صاحب آف ربوہ،

پروفیسر عبد القادر ڈاہری صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب آف امریکہ کی نماز جنازہ غائب

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6؍اکتوبر 2023ء کو مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ جمعہ میں غزوہ بدر کے بعد کے حالات کا ذکر جاری رکھتے ہوئے حضورِ انور نے عصماء بنت مروان کے قتل کا ذکر کیا تھا اور کہا تھا کہ ایک دوسرا واقعہ بھی اسی طرح من گھڑت معلوم ہوتا ہے جس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آج حضورِ انور نے فرمایا:

یہ واقعہ ابو عفک کا ہے، جو یہودی شاعر تھا اور آنحضرت ﷺ کے خلاف لوگوں کو اُبھارا کرتا تھا، روایات میں آتا ہے کہ حضرت سالمؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کیا۔ سیرت کی بعض کتب میں اس کا ذکر ہے لیکن تاریخ کی اکثر کتب میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ واقعہ عصماء کی طرح اس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ عداوت میں اس کا قتل کیا گیا۔

عصماء کے واقعہ کی طرح اس واقعہ کی روایات میں بھی کئی اختلافات ہیں، مختلف روایات میں قاتل کے مختلف نام ملتے ہیں، قتل کے سبب میں اختلاف ہے، اسی طرح زمانے کے متعلق بھی اختلافات ہیں، لیکن اگر قتل ثابت بھی ہوجائے تو صرف گالیاں دینا وجہ نہ تھی بلکہ وہ حکومت کے خلاف بھڑ کا رہا تھا، امنِ عامہ کو بگاڑنے کی کوشش کر رہا تھا تو وہ وجوہات اس کی سزا کا باعث بن سکتی ہیں۔ پھر اس واقعہ پر یہود کا کوئی ردِ عمل نہ تھا۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ محض اعتراض کی ظاہری صورت پیدا کرنے کے لئے بعض عیسائی مؤرخین نے آنحضرت ﷺ کے خلاف یہ فرضی واقعات بیان کئے ہیں۔ احادیث کی کتب اور تاریخ کی مستند کتب میں بھی ان کا کوئی ذکر نہیں، اور جہاں بیان ہوا وہاں روایات میں کافی اختلافات ہیں۔ یہ دونوں واقعات کا جو زمانہ بیان کیا جاتا ہے وہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان اختلافات پیدا ہونے سے قبل کا بیان کیا جاتا ہے، یہود اور مسلمانوں میں پہلی جنگ غزوہ بنو قینقاع ہوئی۔ لیکن تب بھی ان قصوں سے متعلق کچھ بیان نہ کیا گیا۔

لیکن اگر قتل ہونا ثابت بھی ہوجائے تو ان مقتولوں کا عمل کفار کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانا، قتل کی سزا سے کم نہ تھا، لیکن عرب میں رائج طریق جس پر سارے قبیلہ کی مخالفت کی جاتی تھی اس طریق کو بھی روکا گیا کہ صرف مجرم کو قتل کیا جائے نہ کہ سارے قبیلہ کو۔

اوّل تو یہ واقعات درست ثابت نہیں ہوتے اگر ثابت ہوں تو اس زمانہ کے لحاظ سے قابلِ اعتراض نہیں بنتے، اور پھر یہ واقعات محض اشتعال کے باعث بعض مسلمانوں کے انفرادی عمل ہو سکتے ہیں، آنحضرت ﷺ نے ان کا حکم نہیں دیا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمیں اس نے زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور ہر بات کو ہم دیکھ پرکھ کر اس کی حقیقت کو سمجھ کر پھر بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور آنحضرت ﷺ کی ذات پر آنے والے ہر الزام کو رد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کو بھی عقل دے جو ان واقعات کو محض ذاتی مفاد حاصل کرنے کی غرض سے بیان کرتے ہیں۔

نماز جنازہ ہائے غائب

پھر بعض مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا۔

1۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب (پرویز پروازی صاحب) گزشتہ دِنوں کینیڈا میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی پیدائش قادیان کی تھی۔ 1961ء میں وقف کر کے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں آ گئے۔ ٹوکیو میں جماعت کے قیام کے سلسلہ میں کافی کوشش کی۔ 1991ء سے 2001ء تک سویڈن کی ایک یونیورسٹی اُپسالا میں خدمات بجالاتے رہے۔ 2003ء سے کینیڈا میں تھے۔ دنیائے علم میں ان کا خاصہ نام ہے۔ سسرالی رشتہ داروں سے بھی مثالی تعلق تھا۔ شدید بیماری میں بھی کوشش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ہاتھ سے دعا کے لئے خط لکھتے رہے، قرآن کریم سے عشق تھا، خلافت سے خاص محبت تھی۔

نوٹ: مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا قدرے تفصیلی ذکرِ خیر احمدیہ گزٹ کینیڈا کے نومبر 2023ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

2۔ دوسرا ذکر مکرم شریف احمد صاحب بھٹی کا ہے۔ ان کے ایک بیٹے طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ سیرالیون ہیں۔ حالات کی خرابی کے باوجود کبھی اپنے مذہب کو نہیں چھپایا۔

3۔ تیسرا ذکر مکرم پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب، سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ کا ہے۔ سندھی زبان میں قرآنِ کریم کا ترجمہ کیا۔ انہوں نے سندھی زبان میں اور بھی کتب تحریر کیں۔

4۔ چوتھا ذکر مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب امریکہ کا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے والد ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب نے تنزانیہ میں احمدیت قبول کی۔ 1954ء میں آٹھویں کلاس میں زندگی وقف کر دی۔ 1963ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں خدمت کے لئے بلا لیا گیا، 35 سال خدمت کی، ان کو کالج میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پڑھانے کی سعادت بھی ملی۔ حشرات الارض کے ماہر تھے ان کی کافی تحقیقات بھی شائع ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور ان کی اولادوں کو ان کی خوبیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خلاصہ خطبہ جمعہ 13/اکتوبر 2023ء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی شادی اور اس کی حکمت

مشرقِ وسطیٰ میں جاری حالیہ کشیدگی کے پیشِ نظر دعا کی تحریک۔

سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13/اکتوبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

آج کے خطبہ جمعہ میں حضورِ انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے واقعات کا سلسلہ جاری ہے جو جنگِ بدر کے قریب واقع ہوئے۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ کی شادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ایک دن حضرت عثمان بن مظعون کی بیوی حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو شادی کا مشورہ دیا۔ رسول اللہ صلعم نے حضرت خولہ کو نکاح کا پیغام دے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر بھیجا اور یہ رشتہ طے ہو گیا۔ کچھ سالوں بعد ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تحریک

کے بعد رسول اللہ صلعم نے رخصتانہ کیا۔

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے بعد فرمایا تم مجھے رؤیا میں دو مرتبہ دکھائی گئی قبل اس کے کہ میں تم سے شادی کرتا۔ میں نے فرشتے کو دیکھا اس نے تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھایا ہوا تھا۔

شادی کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر کے متعلق علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے اور غیروں کی طرف سے بھی اس پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں اصولی بات یہ ہے کہ آپ کی شادی کے متعلق اس وقت کے لوگوں میں کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ اگر کوئی غیر معمولی بات ہوتی تو دشمنان اور منافقین کی طرف سے بہت اعتراض ہوتے جو کسی تاریخی کتاب میں نہیں ملتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق لکھا ہے کہ باوجود کم عمر کے آپ کا ذہن اور حافظہ بہت تیز تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی تربیت سے آپ نے تیزی سے ترقی کی ۔ رسول اللہ ﷺ کا منشا یہی تھا کہ شروع سے آپؓ کی تربیت خود کریں تا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تعلیم و تربیت کا وہ کام سرانجام دے سکیں جو ایک شارع نبی کی بیوی کا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس منشا میں کامیاب ہوئے اور حضرت عائشہ نے مسلمان عورتوں کی بہترین تربیت فرمائی اور حدیثوں کا ایک بڑا مجموعہ بھی آپ ہی سے مروی ہے۔

خطبہ کے دوسرے حصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے حالات کے متعلق دعا کی تحریک فرمائی۔ اسرائیل اور حماس کی جنگ میں دونوں طرف کے شہری، بچے، عورتیں، بوڑھے بلاامتیاز مارے جا رہے ہیں۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ جنگی حالات میں بھی بچوں، عورتوں یا جنگ نہ کرنے والوں کو نشانہ بنایا جائے۔ قطع نظر اس بات کے کہ اسرائیلی فوج بھی معصوم لوگوں کو نشانہ بناتی ہے مسلمانوں کو بہرحال اسلامی تعلیم پر عمل کرنا چاہئے اور جنگ صرف فوج کے خلاف ہونی چاہئے۔

اس کے بدلہ میں اب جو اسرائیل کی حکومت کر رہی ہے وہ نہایت تباہ کن ہے۔ غزہ کے ایک ملین لوگوں کو نکلنے کا کہا گیا ہے جس کے خلاف یو این نے بھی آواز اٹھائی ہے چاہے اس نے ایسا مری مری آواز سے ہی کیا۔ اگر دنیا اسرائیلی بچوں اور عورتوں کو معصوم سمجھتی ہے تو فلسطین کے یہ لوگ بھی معصوم ہیں۔ ہمیں اس کے متعلق بہت دعا کرنی چاہئے۔

فلسطین کے نمائندہ کے انٹرویو کا حوالہ دیتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے درست کہا ہے کہ اگر حقیقی انصاف قائم کیا جاتا اور اگر بڑی طاقتیں دہرے معیار نہ رکھتیں تو ایسا نہ ہوتا۔ میں بھی یہ باتیں ایک عرصہ سے کہہ رہا ہوں۔ چاہے وہ میرے سامنے کہیں کہ یہ باتیں ٹھیک ہیں لیکن عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ لوگ جس کی لاٹھی اس کی بھینس پر عمل کر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑی طاقتیں جنگ کو روکنا نہیں چاہتیں۔ ایسے وقت میں مسلمان ممالک کو ہوش میں آنا چاہئے اور اپنے اختلافات کو مٹا کر وحدت قائم کرنی چاہئے۔ ہمارے پاس دعا کا ہی ہتھیار ہے۔ غزہ میں بعض احمدی گھرانے بھی متاثرین میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور سب مظلوموں اور معصوموں کو حفاظت میں رکھے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 20 / اکتوبر 2023ء

سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تاریخی واقعات کا بیان
حماس اسرائیل جنگ کے پیش نظر دعا کی مکرر تحریک اور مسلم ممالک کو نصیحت

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 / اکتوبر 2023ء کو مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے واقعات جاری ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے داماد حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ بیان کیا گیا۔ ابو العاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھانجے تھے۔ رسول اللہ صلعم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے بعد ان کا رشتہ خوشگوار تھا جس سے رسول اللہ صلعم بھی خوش تھے۔

ابو العاص بن ربیع نے شروع میں اسلام قبول نہ کیا تھا۔ جنگِ بدر کے بعد وہ قیدی بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ چونکہ انہوں نے اسلام قبول نہ کیا تھا اس لئے رسول اللہ صلعم نے ان کو اس شرط پر آزاد کیا کہ مکہ جا کر وہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مدینہ بھیج دیں گے۔ ابو العاص بن ربیع نے اس معاہدہ کو پورا کیا۔

سال 6 ہجری میں رسول اللہ صلعم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمان میں 70 صحابہ کو روانہ کیا۔ اس سریہ کا مقصد یہ تھا کہ قریشِ مکہ کے ایک قافلہ کو روکا جائے جو شام کی طرف سے واپس آ رہا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس قافلہ کا سامان اپنے قبضہ میں لے لیا اور لوگوں کو گرفتار کر کے مکہ لے آئے۔ ان قیدیوں میں ابو العاص بن ربیع بھی شامل تھے۔

بے شک ابو العاص بن ربیع نے اپنا وعدہ پورا کر کے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مدینہ بھیج دیا تھا لیکن وہ خود ابھی تک کفر پر قائم تھے۔ جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا کہ ان کے خاوند قیدی بن کر آئے ہیں تو انہوں نے ایک دن مسلمانوں میں اعلان کیا کہ میں ابو العاص کو پناہ دیتی ہوں۔ جب رسول اللہ صلعم کو علم ہوا تو آپؐ نے صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے فرمایا جو کچھ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا وہ آپ نے سن لیا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو پناہ دے تو اس کا احترام کرنا لازم ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت ابو العاص بن ربیع مسلمان ہو گئے اور مدینہ میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئے۔ اس کے دو سال بعد 8 ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں اور 4 سال بعد حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔

حضرت فاطمۃ الزہرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کی تفصیل بیان فرمائی۔ آپ کا نکاح سال 2 ہجری میں ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی درخواست کی جسے آنحضرت ﷺ نے منظور فرمایا۔ رسول اللہ صلعم کے ارشاد پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق مہر ادا کیا۔ اس مہر کی رقم میں سے کچھ رسول اللہ صلعم نے شادی کے اخراجات کے لئے استعمال فرمایا۔

حضورِ انور نے یہ روایت بیان کر کے فرمایا کہ مہر کی رقم کو اس طور سے خرچ کرنا بھی ممکن ہے۔

رسول اللہ صلعم کی ہدایت پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رہائش کا انتظام فرمایا جس کے بعد رخصتانہ کیا گیا۔ شادی اور ولیمہ کی تقریب نہایت سادگی سے ہوئی۔ رخصتانہ کے بعد رسول اللہ صلعم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے کچھ پانی کے چھینٹے حضرت فاطمہ پر ڈالے اور دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

یعنی اے اللہ، میں اس کو اور اس کی ذریت کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ اسی طرح اس موقع پر رسول اللہ صلعم نے نئے جوڑے کے لئے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْھِمَا وَبَارِکْ عَلَیْھِمَا وَبَارِکْ لَھُمَا نَسْلَھُمَا

یعنی اے اللہ ان دونوں کے رشتہ میں برکت ڈال اور ان پر برکت ڈال اور ان کی نسل میں برکت دے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کل شادی کے موقع پر والدین کو بچوں کے لئے یہ دعا کرنی چاہیے۔ اگر ان ازدواجی مسائل سے بچنا چاہتے ہیں جو آج کل بڑھ رہے ہیں تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت زہد و قناعت اور سادگی سے رہتے تھے۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلعم کے پاس کچھ غلام آئے۔ ہاتھ میں تکلیف کے باعث حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلعم سے ایک غلام کی درخواست کی۔ لیکن رسول اللہ صلعم نے انکار فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ کیا میں تم دونوں کو ایسی بات نہ بتاؤں جو اس سے بھی بہتر ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب تم رات کو بستر میں لیٹو تو 34 مرتبہ اللہ اکبر، 33 مرتبہ الحمد للہ، 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھو۔

اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلعم تقسیم مال میں بہت خیال رکھتے تھے۔ باوجود اس کے کہ آنحضرت ﷺ کے اہل و عیال کا حق تھا آپؐ نے اپنے عزیزوں کو غلام نہ دیا۔ ممکن تھا کہ بعد میں آنے والے بادشاہ اور حکمران اس سے غلط نتیجہ نکال لیتے اور اموال کو اپنے اور اہل و عیال کے لئے غیر مناسب طور پر استعمال کرتے۔

مشرق وسطیٰ کے حالات کے لئے دعا کی تحریک

آخر میں حضورِ انور نے دنیا کے حالات کے متعلق دعا کی اپیل فرمائی۔ فرمایا کہ امریکہ کو صلح اور جنگ بندی کی کوشش کرنی چاہئے لیکن لگتا ہے کہ جنگ بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کو ایک آواز ہو کر بولنا چاہیئے۔ تب ہی ان کی بات اثر رکھے گی۔ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس جنگ کا خاتمہ کرے، مظلوم فلسطینیوں کی حفاظت فرمائے اور ظلم کو ہر جگہ سے ختم کرے۔ آمین!

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 27/اکتوبر 2023ء

آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں کا بیان، غزوۂ بنو قینقاع کی تفصیلات

راتوں کی دعائیں ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو زیادہ کھینچتی ہیں، اور آج کل تو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے ان کی زیادہ ضرورت ہے۔

بنو قینقاع کی سزا ان کے جرم کے مقابلے میں، نیز اس دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک بہت نرم سزا تھی جس میں خود حفاظتی کا پہلو پیشِ نظر تھا۔

سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27/اکتوبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ذکر جاری ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپؐ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے بعد ایک واقعہ ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ آپ کے گھر تشریف لائے اور ان دونوں سے پوچھا کہ کیا تم دونوں نمازِ تہجد نہیں پڑھتے۔ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جب وہ چاہے تو ہمیں اٹھاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا۔ بس چلتے ہوئے قرآنِ کریم کی یہ آیت پڑھی:

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

یعنی انسان سب سے بڑھ کر بحث کرنے والا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اس آیت پڑھنے کا مقصد یہ بتانا تھا کہ انسان اکثر اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتا اور مختلف قسم کے حیلے بہانے تلاش کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے لطیف رنگ میں حضرت علی کو سمجھا دیا کہ آپؓ کا جواب مناسب نہ تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ہمیں مندرجہ ذیل تین اہم باتیں بھی معلوم ہوتی ہیں:

اوّل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر والوں کی دینداری کی بہت فکر تھی۔ بہت سے لوگ خود نیک ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی نیک باتیں بتاتے ہیں لیکن ان کے اپنے گھر کا حال خراب ہوتا ہے اور ان میں یہ مادہ نہیں ہوتا کہ گھر والوں کی تربیت کریں۔

دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ تعلیم جو رسول اللہ ﷺ لوگوں کو دے رہے تھے اس پر آپؐ کو خود کامل ایمان اور بھروسہ تھا۔ اگر آپؐ کی وحی خدا کی طرف سے نہ ہوتی اور نعوذ باللہ صرف لوگوں کو دھوکہ دینا مقصد تھا تو یہ ممکن نہ تھا کہ آپؐ خود راتوں کو اٹھ کر اس رنگ میں عبادت کرتے اور اپنے اہل و عیال کو اس طرف توجہ دلاتے۔

تیسری بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر بات کو سمجھانے کے لئے تحمل سے کام لیتے تھے اور بجائے لڑنے کے پیار سے لوگوں کو ان کی غلطی کی طرف توجہ دلاتے تھے۔

مربیان سلسلہ کے لئے ہدایت

اس واقعہ سے ہمیں خاص طور پر تہجد پڑھنے کی طرف تلقین ہونی چاہیئے۔ خاص طور پر مربیان، واقفِ زندگی اور عہدیداران کو تہجد پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ راتوں کی دعائیں ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچتی ہیں۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال 2 ہجری کے مزید واقعات بیان فرمائے۔

اسرائیل حماس جنگ کے لئے دعا کی تحریک

آخر میں حضورِ انور نے حماس اور اسرائیل کی جنگ کے ضمن میں فرمایا کہ معصوم فلسطینی عورتوں اور بچوں کی شہادتیں بڑھتی جارہی ہیں۔ اسرائیل اور بڑے ممالک کی پالیسیوں کی وجہ سے عالمی جنگ سامنے نظر آرہی ہے۔ اب تو بعض مسلمان ممالک اور چین اور روس نے بھی کہا ہے کہ اس جنگ کا دائرہ وسیع ہوتا نظر آرہا ہے۔ اس لئے احمدیوں کو خاص طور پر دعا کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ نماز میں کم از کم ایک سجدہ میں ضرور دنیا میں امن کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ احمدیوں کو ان بحثوں میں نہیں پڑھنا چاہیئے کہ کون سا لیڈر اچھا ہے اور کون سا برا ہے۔ جب تک کوئی بہادری سے جنگ بندی کی کوشش نہیں کرتا وہ بہرحال دنیا کو تباہی کی طرف لے جانے میں ذمہ دار ہے۔

اسرائیل کا ردِ عمل ہر حد کو پار کر چکا ہے۔ ہر قسم کا ظلم ڈھایا جارہا ہے۔ اس ظلم کے خاتمہ کے لئے ہمیں اپنے دائرہ میں کوشش بھی کرنی چاہیئے اور دعا بھی۔ مسلمانوں کی مصیبتیں دور ہونے کے لئے ہمارے دل میں ایک خاص درد ہونا چاہیئے۔ باوجود اس بات کے کہ ہمیں ان سے تکالیف پہنچتی رہتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق فرمایا ہے:

اے دل! تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعویٔ حبِّ پیمبرم

اے دل تو ان لوگوں کا لحاظ رکھ۔ آخر وہ میرے پیغمبر ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ (بشکریہ شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا)

فلسطینی مسلمانوں کے نام!

(بزبان حضرت امیر المومنین، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

پھر غزہ اور غربِ اُردن خوں میں نہلائے گئے
پھر کفن معصوم بچوں کو ہیں پہنائے گئے

ظلم کی شدّت سے ہے سارا جہاں تھرّا گیا
پھر دھویں کے بادلوں سے آسماں گہنا گیا

سینۂ ارضِ مسلماں پر ہے ہنگاموں کا راج
سرزمینِ انبیاء کے سر پہ ہے کانٹوں کا تاج

حیف! ایمان و سیاست یوں ہوئے باہم دگر
قبلۂ اوّل کے گنبد تک میں ہے خوف و خطر

پرچمِ اسلام کی بے حرمتی ایسے ہوئی
ظالم و مظلوم کی تفریق تک مٹنے لگی

خطۂ موعود کے وعدوں کا چرچا عام ہے
اور خدا کے نام پر تدبیر خون آشام ہے

ہاتھ میں تورات ہے، انجیل ہے، قرآن ہے
اور دلوں میں بغض ہے، نفرت ہے، اور ہیجان ہے

اے خدا اس درد میں، مَیں بے کس و رنجور ہوں
اور پھر اس یورشِ حالات میں مجبور ہوں

ہوں ترا پیغام پہنچانے میں مصروفِ عمل
تا ملے دنیا کو ہر تدبیر کا نعم البدل

سرکشی اور طاقت و تلوار سب بے کار ہے
اور خدا ظلم و ستم کے کھیل سے بیزار ہے

چاہیے اب اِک جہاد اِفہام اور تفہیم کا
عالمِ اسلام کی تجسیم اور تنظیم کا

اور تنِ اسلام میں روحِ محمدؐ بھی تو ہو
پھر زمانے میں عطا وہ قامت و قد بھی تو ہو

آؤ شمشیر دعا کو آج کر دیں بے نیام
اور کریں دنیا میں تمکینِ محمدؐ کا قیام

آگ کی برسات جو ارضِ مقدّس پر ہے آج
”آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اِس کا علاج“

(مکرم آصف محمود باسط صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ

خطبہ جمعہ 30 دسمبر 2016ء سے ماخوذ سال کے اختتام پر محاسبہ نفس کے لئے چند سوالات

”اگر اکثر سوالوں کے جواب مثبت ہیں تو ہم نے بہت کچھ پایا اگر زیادہ جواب نفی میں ہیں تو قابلِ فکر بات ہے“

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30دسمبر 2016ء کے خطبہ جمعہ میں پوری دنیا کے احمدی احباب کے سامنے یہ سوالات رکھے۔

مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا؟ ہم نے اس ایک سال میں کیا کھویا اور کیا پایا؟

- کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا؟
- کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہماری خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا؟
- ہمارے دل کی چھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑی تو نہیں ہو گئیں تھیں؟
- کیا ہمارا سال جھوٹ سے مکمل طور پر پاک ہو کر اور کامل سچائی پر قائم رہتے ہوئے گزرا ہے؟
- کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دور رکھا ہے جن سے گندے خیالات دل میں پیدا ہو سکتے ہیں؟ یعنی آج کل اس زمانے میں ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے اس قسم کی اس میں ایسے پروگرام جو خیالات کو گندہ ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ان سب سے بچایا اپنے آپ کو؟
- کیا ہم نے بدنظری سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے؟ اور کر رہے ہیں؟
- کیا ہم نے فسق و فجور کی ہر بات سے اس سال میں بچنے کی کوشش کی ہے؟
- کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے؟ یعنی ظلم کرنے سے بچا کے رکھا ہے؟
- کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر قسم کی خیانت سے پاک رکھا ہے؟
- کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے؟
- کیا ہر قسم کے باغیانہ رویہ سے پرہیز کرنے والے ہم ہیں؟
- کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے؟
- کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں؟ یا کرتے ہیں؟
- کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں؟
- کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی؟
- کیا ہم اپنوں اور غیروں سب کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں؟
- کیا ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچی رہی ہیں؟
- کیا ہم عفو و درگزر سے کام لیتے رہے ہیں؟
- کیا عاجزی اور انکساری ہمارا امتیاز رہا ہے؟
- کیا خوشی غمی تنگی اور آسائش ہر حالت میں ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھتے رہے ہیں؟

- کبھی کوئی شکوہ تو نہیں پیدا ہوا اللہ تعالیٰ سے کہ میری دعائیں کیوں نہیں قبول کی گئیں یا مجھے اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا گیا ہے؟
- کیا ہر قسم کی رسوم اور ہوا و ہوس کی باتوں سے ہم نے پوری طرح بچنے کی کوشش کی ہے؟
- کیا قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے احکامات اور ارشادات کو ہم مکمل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟
- کیا تکبر اور نخوت کو ہم نے مکمل طور چھوڑا ہے یا اس کے چھوڑنے کے لئے کوشش کی ہے؟
- کیا ہم نے خوش خلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟
- کیا ہم نے حلیمی اور مسکینی کو اپنانے کی کوشش کی ہے؟
- کیا ہر دن ہمارے اندر دین میں بڑھنے اور اس کی عزت اور عظمت قائم کرنے والا بنتا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد جو ہم اکثر دہراتے ہیں صرف کھوکھلا عہد تو نہیں؟
- کیا اسلام کی محبت میں ہم نے اس حد تک بڑھنے کی کوشش کی ہے کہ اپنے مال پر اس کو فوقیت دی اپنی عزت پر اس کو فوقیت دی اور اپنی اولاد سے زیادہ اسے عزیز اور پیارا سمجھا؟
- کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں یا کرتے رہے ہیں؟
- اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟
- کیا یہ دعا کرتے رہے اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں ہمیشہ آپ کی اطاعت کرتے رہیں اعلیٰ معیاروں کے ساتھ اور اس میں بڑھتے بھی رہیں؟
- کیا تعلق اخوت اور اطاعت اس حد تک بڑھایا ہم نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہ باقی تمام دنیا کہ رشتے اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں معمولی سمجھے جانے لگیں؟
- کیا خلافت احمدیہ سے وفا کے تعلق میں قائم رہنے اور بڑھنے کی ہم دعا کرتے رہے سال کے دوران؟
- کیا اپنے بچوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور وفا کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اس کے لئے دعا کرتے رہے کہ ان میں یہ توجہ پیدا ہو؟
- کیا خلیفہ وقت اور جماعت کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے؟
- اگر تو اکثر سوالوں کے مثبت جواب کے ساتھ یہ سال گزرا ہے تو کچھ کمزوریاں رہنے کے باوجود ہم نے بہت کچھ پایا اگر زیادہ جواب نفی میں ہیں جو سوال میں نے اٹھائے ہیں تو پھر قابل فکر بات ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 / دسمبر 2016ء، مسجد بیت الفتوح، موڈرن، لندن)

نئے سال کے آغاز کی دعا

حضرت عبد اللہ بن ہشام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس دعا کو اس طرح سیکھتے تھے جس طرح قرآن سیکھتے تھے۔ جب مہینہ یا سال شروع ہوتا تو کہتے:

اَللّٰھُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ، وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ، وَالْإِسْلَامِ، وَجِوَارٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ، وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

اے اللہ اس سال کو ہمارے اوپر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور شیطان سے بچاؤ اور رحمان کی رضامندی کے ساتھ داخل فرما۔ (معجم الصحابہ للبغوی 1539)

تربیتِ اولاد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات

فرزند نیک بخت ہوں

”نکاح سے ایک اور غرض بھی ہے جس کی طرف قرآن کریم میں یعنی سورۃ الفرقان میں اشارہ ہے اور وہ یہ ہے وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا (سورۃ الفرقان 75:25) یعنی مومن وہ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا! ہمیں اپنی بیویوں کے بارے میں اور فرزندوں کے بارے میں دل کی ٹھنڈک عطا کر اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں اور ہم ان کے پیش رَو ہوں۔“

(آریہ دھرم۔ روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 23، ایڈیشن 2021ء)

اولاد کی پرورش

”محض رحم کے لحاظ سے کرے، نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے۔ بلکہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کا لحاظ ہو کہ یہ اولاد دین کی خادم ہو۔لیکن کتنے ہیں جو اولاد کے واسطے یہ دعا کرتے ہیں کہ اولاد دین کی پہلوان ہو۔ بہت ہی تھوڑے ہوں گے جو ایسا کرتے ہوں۔

اکثر تو ایسے ہیں کہ وہ بالکل بے خبر ہیں کہ وہ کیوں اولاد کے لئے یہ کوششیں کرتے ہیں اور اکثر ہیں جو محض جانشین بنانے کے واسطے۔ اور کوئی غرض ہوتی ہی نہیں۔صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شریک یا غیر ان کی جائیداد کا مالک نہ بن جاوے۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح پر دین بالکل برباد ہو جاتا ہے۔غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(ملفوظات جلد 6۔صفحہ 381-382، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

بچوں کو دین کی طرف توجہ دلائیں

”مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کے لئے کرتے ہیں۔محبتِ دنیا ان سے کراتی ہے۔ خدا کے واسطے نہیں کرتے۔ اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیّت سے کرے وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پر نظر کر کے کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو۔ جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دیدے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی نظر اس سے آگے نہیں جاتی کہ ہمارا باغ ہے یا اَور مِلک ہے وہ اس کا وارث ہو اور کوئی شریک اس کو نہ لے جائے۔ مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ کمبخت جب تُو مر گیا تو تیرے لئے دوست دشمن، اپنے بیگانے سب برابر ہیں۔“

(ملفوظات جلد 6۔صفحہ 351-352، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے

”اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہوسکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ (سورۃ الاعراف 197:7) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔...

پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کے لئے کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔“

(ملفوظات جلد 8۔صفحہ 109، ایڈیشن 1984ء)

اولاد کے لئے بہترین نمونہ

”پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیز گار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔

قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونو نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (سورۃ الکہف 18:83) ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 110۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تربیتِ اولاد

مکرم سید حاشر ہود احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا

بہت سے لوگ جن کے کئی کاروبار ہوتے ہیں یا نوکری کرتے ہیں وہ اپنی اولاد کو وقت نہیں دیتے اور ان کی نگرانی نہیں کر پاتے۔ اپنی اولاد کی صحیح معنوں میں تربیت نہیں کر سکتے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام جو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے آپؑ نے نہ صرف اولاد کو وقت دیا بلکہ اپنی اولاد کی احسن تربیت بھی فرمائی۔ اور ہمیشہ اپنی اولاد سے احسان کا سلوک کیا۔

ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَكْرِمُوْا أَوْلَادَكُمْ وَ أَحْسِنُوْا أَدَبَهُمْ

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الادب)

یعنی اپنی اولاد کا اکرام کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

ہمارے امام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اپنے آقا و مطاع سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق اپنی اولاد کی دینی تربیت کا بہت زیادہ خیال رہتا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ کی اولاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی يَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهٗ کی مصداق تھی اور آپؑ کی اولاد الہامات اور بشارات کے مطابق پیدا ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے آپؑ کو فرمایا تھا کہ یہ برباد نہیں ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنے ایک مصرعہ میں فرماتے ہیں کہ:

کہا ”ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد“

حضرت میر محمد اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”حضرت صاحب ایک دفعہ سالانہ جلسہ پر تقریر کر کے جب واپس گھر تشریف لائے تو حضرت میاں صاحب سے (خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جن کی عمر اس وقت 10-12 سال کی ہوگی۔ پوچھا کہ میاں یاد بھی ہے کہ آج میں نے کیا تقریر کی تھی۔ میاں صاحب نے اس تقریر کو اپنی سمجھ اور حافظہ کے موافق دہرایا۔ تو حضرت صاحبؑ بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے خوب یاد رکھا ہے۔“

(سیرت المہدی۔ روایت نمبر 656)

اس واقعہ میں جہاں آپؑ نے اپنی اولاد کی دینی امور میں تربیت کی طرف توجہ دلائی وہاں ماں باپ کے لیے بھی اپنا اسوہ قائم کیا کہ اولاد کا صرف دینی باتیں سننے کا فائدہ نہیں بلکہ ان کا جائزہ بھی لینا چاہیے کہ وہ کس حد تک سمجھے ہیں اور کس حد تک ان باتوں پر عمل کر سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص کوشش ہوتی تھی کہ آپؑ کی اولاد کی تربیت میں ہر ایک پہلو کو مدنظر رکھا جائے۔ آپؑ بڑوں کا ادب بھی کرواتے تھے۔ خواہ مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنے اُس حجرہ میں کھڑے تھے جو عزیزم میاں شریف احمد صاحبؓ کے مکان کے ساتھ ملحق ہے۔ والدہ صاحبہ بھی غالباً پاس تھیں۔ میں نے کوئی بات کرتے ہوئے مرزا نظام الدین صاحب کا نام لیا تو صرف نظام الدین کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔“

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ۔ صفحہ 355)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام تربیتِ اولاد میں سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھاتے تھے تا کہ آپؑ کی اولاد ہر نیک پہلو کو اپنائے۔ خواہ آپؑ کو تکلیف ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔ چنانچہ ایک واقعہ یوں ملتا ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”جاڑے کا موسم تھا۔ محمودؓ نے جو اس وقت بچہ تھا، آپؑ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی۔ آپؑ جب لیٹیں وہ اینٹ چبھے۔ میں موجود تھا۔ آپؑ حامد علیؓ سے فرماتے ہیں حامد علیؓ چند روز سے ہماری پسلی میں درد ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا اور آپؑ کے جسد مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اور آخر اس کا ہاتھ اینٹ سے جا لگا۔ جھٹ جیب سے نکال لی اور عرض کیا یہ اینٹ تھی جو آپؑ کو چبھتی تھی۔ مسکرا کر فرمایا: اوہو چند روز ہوئے محمودؓ نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا۔“

(سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام از حضرت

مولوی عبد الکریم سیالکوٹی صاحبؓ۔صفحہ 40-41)

اس واقعہ سے آپؑ کی امانت داری کا تو پتا ملتا ہے مگر اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ خواہ بچے کوئی معمولی چیز امانت کے طور پر رکھوائیں، آپؑ ان کا دل رکھنے کے لیے وہ بھی رکھ لیتے تھے۔اور جب تک واپسی کا مطالبہ نہ کریں اپنے پاس رکھتے تھے۔اس طرح اپنے عمل سے اپنی اولاد کو یہ بھی بتا دیا کہ خواہ چھوٹی سی ہی چیز کوئی اماناً رکھوائے، امانت میں خیانت نہیں کرنی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام بہت شفیق باپ تھے۔مگر جہاں غیرتِ دینی کا سوال ہو وہاں اولاد سے ناراض بھی ہوتے تھے اور ڈانٹ بھی دیتے تھے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”مجھے یاد ہے ایک دفعہ ایک کتا ہمارے دروازہ پر آیا۔میں وہاں کھڑا تھا۔اندر کمرہ میں حضرت صاحبؑ تھے۔ میں نے اس کتے کو اشارہ کیا۔اور کہا ٹیپو، ٹیپو، ٹیپو.... حضرت صاحبؑ بڑے غصہ سے باہر نکلے اور فرمایا۔تمہیں شرم نہیں آتی کہ انگریزوں نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر ٹیپو رکھ دیا ہے اور تم ان کی نقل کر کے کتے کو ٹیپو کہتے ہو۔خبردار آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔یکم اپریل 1958ء، صفحہ 3)

اس ایک بات سے آپؑ نے اپنی اولاد کو غیرتِ دینی بھی سکھا دی اور مسلمانوں کی اور مسلمانوں کے بڑے جرنیلوں کی عزت کرنا بھی سکھا دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام بیٹیوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ان کی تربیت کا بھی خیال رکھتے تھے۔اور بیٹیوں کو انکار نہیں کرتے تھے۔آپؑ اپنا عملی نمونہ دکھاتے تھے۔حضرت اُمّ ناصر صاحبہؓ حرم اوّل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ:

”حضور علیہ السلام مجھ پر نہایت مہربانی اور شفقت فرمایا کرتے تھے۔ مجھے جس چیز کی ضرورت ہوتی حضورؑ سے عرض کرتی حضورؑ اس کو مہیا کر دیتے اور کبھی انکار نہ کرتے۔ میرا اور سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا روزمرہ کا معمول تھا کہ عصر کے بعد ایک دن میں اور ایک دن مبارکہ بیگم حضورؑ کے پاس جاتے اور کہتے کہ حضورؑ بھوک لگی ہے۔حضورؑ کے سرہانے دو لکڑی کے بکس ہوتے تھے۔حضورؑ چابی دے دیتے۔مٹھائی یا بسکٹ جو اس میں ہوتے تھے جس قدر ضرورت ہوتی ہم نکال لیتے، ہم کھانے والی دونوں ہوتی تھیں مگر ہم تین یا چار یا چھ کے اندازہ کا نکال لیتیں اور حضورؑ کو دکھا دیتیں تو حضور علیہ السلام نے کبھی نہیں کہا کہ زیادہ ہے اتنا کیا کرو گی۔“

(سیرت المہدی۔روایت نمبر 1446)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اولاد کی تربیت کے لیے سبق آموز اچھی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ آپؑ متعدد مرتبہ فرمایا کرتے تھے کہ:

”اچھی کہانی سنا دینی چاہئے اس سے بچوں کو عقل اور علم آتا ہے۔“

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام حصہ سوم از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ، صفحہ 370)

ان چند مثالوں سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی زندگی کے ایک پہلو کی کچھ جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ آپؑ کا بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کرنا آپؑ کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دیتا ہے۔

فلسطین کے لیے دعا

فلسطیں کے لیے دل سے دعا لیل و نہار
’اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار‘

کب سے ہے یہ ملک زد میں ظلم و استبداد کی
ہو گئے سارے مکیں وحشی درندوں کا شکار

اب نہیں تیرے سوا کوئی بھی ان کا آسرا
میرے مولا آسماں سے امن کی صورت اُتار

کھٹکھٹاتی ہے ہوا اُجڑے مکانوں کے کواڑ
سوگ ہے چاروں طرف آہ و بکا زار و قطار

ہر طرف بکھری ہوئی لاشیں ہیں بے گور و کفن
اس قدر زخمی ہیں بے چارے نہیں جن کا شمار

تھام لیں اے کاش اب بھی دل سے حبل اللہ کو
سب مسلماں مل کے اب اک دوسرے کو دیں سہار

آج بھی دنیا کو دیتا ہے مسیحا یہ صدا
’ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار‘

(محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ۔امریکہ)

”اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا“ (ملفوظات، جلد1، صفحہ 422)

قرآن کریم کی تفسیر، علم اور روحانیت سے معمور کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ

مکرم آصف احمد خان صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات و فرمودات کی صورت میں جو بیش قیمت علمی وروحانی خزائن مہیا فرمائے ہیں اب اس زمانہ میں اصلاح اور فلاح انہی روحانی وعلمی خزائن سے استفادہ سے ہی ممکن ہے۔

آپؑ کی تحریرات عام دینی و دنیاوی سکالروں اور فلاسفروں کی تحریرات کی مانند نہیں ہیں بلکہ یہ وہ مسیحی انفاخ ہیں جن سے انسانوں کی روحانی و دینی ترقیات مشروط ہیں ۔ ان کتب کا مطالعہ سب سے پہلے احباب جماعت کی اہم ذمہ داری ہے ۔ یہ مطالعہ ایک سرسری مطالعہ ہونے کی بجائے اس کی اہمیت اور افادیت کوملحوظ رکھتے ہوئے باقاعدہ اور پوری توجہ اور تدبر سے ہونا ضروری ہے ۔ اس مضمون میں آپؑ کی تحریرات کے مطالعہ کی اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ و بزرگان سلسلہ کے ارشادات پیش کئے گئے ہیں۔

ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے

آپؑ کی تحریرات خاص تائید الٰہی سے وجود میں آئی ہیں۔اس کے متعلق آپ نے فرمایا:

”میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے۔ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے“۔

(ملفوظات۔جلد 2،صفحہ 483،ایڈیشن 1988ء)

آپؑ نے اپنی کتاب نزول المسیح میں فرمایا:

”میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیوں کہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔“

(نزول المسیح۔روحانی خزائن، جلد 18،صفحہ 434)

بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے

آپؑ نے تمام اہم اورضروری موضوعات پر اپنی تحریرات میں روشنی ڈالی ہے۔ آپ کی تحریرات ان موضوعات پر ایک جامع اور مفصل رہنمائی مہیا کرتی ہیں۔ فرمایا:

”سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر پچھتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے اور جہاں تک ممکن تھا ان کی اشاعت بھی کی گئی ہے اور دوست اور دشمنوں نے انہیں پڑھا بھی ہے“۔

(ملفوظات۔جلد 5،صفحہ 578،ایڈیشن 1988)

کتب کے مطالعہ کی نصیحت

جو احمدی حضورؑ کی تحریرات کا ازخود مطالعہ کرتے ہیں ان پر وہ تمام مسائل اور نکات واضح ہوتے ہیں جو آپؑ نے بیان فرمائے ہیں۔ اس طرح ان کے دل ایمان اور علمی برہان سے بھرے ہوتے ہیں ۔ وہ مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے سے بھی نہیں کتراتے ۔ وہ دلیری، شجاعت اور پورے اعتماد کے ساتھ علمی مباحث میں مخالفین کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق آپؑ نے فرمایا:

”سب دوستوں کے لئے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں ۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات۔جلد 4،صفحہ 361،ایڈیشن 1988ء)

مطالعہ نہ کرنا تکبر ہے

وہ انسان جو اپنے علم کو بڑھانے کی طرف متوجہ نہیں رہتا اور گمان کرتا ہے کہ اس کے پاس کافی علم موجود ہے اور مزید علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی شخص دھوکہ زدہ نہیں ہوسکتا۔ اور یہ کبر ایسا ہے جو اس انسان کو بہت سے ممکنہ افضال الٰہی اور فیوض سے دور رکھتا ہے۔ آپؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

’’اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور ان کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہوتا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ‘‘۔

(نزول المسیح۔روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 403)

ایک موقعہ پر آپؑ نے فرمایا:

’’جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے‘‘۔

(سیرت المھدی۔جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 365)

اس زمانہ کی ضرورت سیف نہیں بلکہ قلم ہے

اس زمانہ کے مسلمانوں کا ایک المیہ یہ ہے کہ وہ اسلام کی ترقی کا ذریعہ صرف تلوار کو سمجھ بیٹھے ہیں۔خونی مہدی کے انتظار میں علم کی اہمیت اور قلم کی طاقت کے راز کو نہ سمجھ سکے۔اس کی وجہ سے مسلمانوں کو نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے۔آپؑ نے اپنی متعدد تحریرات میں اس بات کی طرف توجہ مبزول کروائی ہے کہ یہ زمانہ تلوار کی جنگ کا زمانہ نہیں بلکہ قلم کی جنگ کا زمانہ ہے۔ اور آپ نے اپنے قلم سے ہی ادیانِ باطلہ کو شکست دی ہے۔فرمایا

’’سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے‘‘

آپؑ نے فرمایا:

’’اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے ۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائینسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے،اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔

میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اُس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔‘‘

(ملفوظات۔جلد 1، صفحہ 38)

آپؑ نے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے ، اس سے ان کو پاک صاف کروں۔‘‘

(ملفوظات۔جلد 1، صفحہ 38)

غیر محدود مضامین

حضرت مصلح موعودؓ نے آپؑ کی کتب کے متعلق فرمایا ہے کہ:

’’بعض دفعہ حضور علیہ السلام ایک فقرہ لکھتے ہیں اور آپ ساری عمر بھی گزار دیں تو اس فقرہ کا مضمون ختم نہیں ہو گا‘‘۔

(مشعل راہ۔جلد 2، صفحہ 471)

آج کے مسائل کا حل انہی کتب میں موجود ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

’’آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو کثرت سے پڑھا کریں۔۔۔آج کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ، آج کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے اور یہ انقلاب عظیم جو اپنے عروج کی طرف حرکت میں آ گیا ہے ۔اس حرکت کا ایک حصہ بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔‘‘

(مشعل راہ۔جلد 2، صفحہ 443)

اصلاح نفس کا ذریعہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ایک تقریر میں اصلاح نفس کے ذرائع بیان فرمائے ہیں اس تقریر میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرمایا:

’’اصلاح نفس کے لئے دوسری چیز یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کیا جائے .... گر ہر احمدی ایک یہ فیصلہ کر لے کہ حضرت صاحب کی کسی کتاب کا روزانہ کم از کم ایک صفحہ کا مطالعہ کیا کروں گا تو اس کا بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب میں وہ روشنی اور معارف ہیں جو قرآن کریم میں مخفی طور پر بیان ہوئے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی اپنی کتب میں تشریح فرمائی ہے ۔حتیٰ کہ ایک ادنیٰ لیاقت کا آدمی بھی انہیں سمجھ سکتا ہے۔اس وجہ سے آپ کی کتب میں بھی وہ نور اور ہدایت ہے جو قرآن کریم میں ہے۔‘‘

(تقریر دل پذیر۔انوار العلوم، جلد 10، صفحہ 92،93)

ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مطالعہ کا ایک فائدہ یہ بیان فرمایا ہے کہ نکات اور معارف کھلتے ہیں،خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔فرمایا:

’’جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھیں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں ۔چنانچہ حضرت

صاحبؑ کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں ۔ اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔"

(ملائکۃ اللہ۔انوار العلوم، جلد5، صفحہ 560)

مطالعہ کیسے کیا جائے

مطالعہ کرنے والے کا علمی معیار اس کی عمر اس کی زبان مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف ہوسکتا ہے۔ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اردو زبان سیکھنے کی کوشش کریں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اکثر کتب اردو زبان میں ہیں ۔ اپنے بچوں کو بھی اردو زبان سیکھانے کا فکر کریں۔تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کے قابل ہو جائیں۔بچے کتب کا مطالعہ کس طرح سے کریں اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا ہے:

"پس وہ بنیادی نصیحت جو میں اپنے بچوں کو اس وقت کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے کی عادت ڈالیں ۔روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب یا آپ کے ملفوظات کا کوئی حصہ پڑھ لیا کریں ۔ملفوظات سے اگر آپ شروع کریں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔کیونکہ ان میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ عام فہم ہیں ...آپ کو بار بار تاکید کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں ۔تین صفحات روزانہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو پھر آپ کو اس کی عادت پڑ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں آپ کی پڑھائی پر یا اگر آپ کوئی کام کر رہے ہیں تو آپ کے کام پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ یہ مطالعہ ان پر اچھا اثر ڈالے گا۔اگر آپ میں کوئی پڑھنے والا ہے تو اس مطالعہ کے نتیجہ میں اس کے ذہن میں جلا پیدا ہو گی اور اس کے اندر ایک نور پیدا ہو گا اور پھر وہ دوسرے مضامین کیمسٹری اور انگریزی وغیرہ کو بآسانی سمجھنے لگے گا اور امتحان میں اسے اچھے نمبر ملیں گے اور اگر وہ کوئی کام کر رہا ہے تو اس کے کام میں Efficiency پیدا ہو جائے گی۔"

(مشعل راہ۔جلد 2، صفحہ 45)

تحریرات و ملفوظات میں سے ماخوذ دیگر کتب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب جو روحانی خزائن کی 23 جلدوں میں ہیں اور آپؑ کے فرمودات کا مجموعہ جو ملفوظات کی 10 جلدوں میں ہیں ان کے علاوہ بھی جماعتی اداروں نے اور بعض افراد نے خلفاء سلسلہ کی اجازت اور رہنمائی سے بعض مجموعات مرتب کئے ہیں ۔ یہ مرتب شدہ کتب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کا مطالعہ ایک خاص نہج پر کرنے کے لئے نہایت مفید ہیں ۔ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تحریرات ہی قرآن کی تفسیر ہیں جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ

"حضرت صاحبؑ کی کتابیں پڑھو اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحبؑ کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں"۔

(اصلاح نفس۔انوار العلوم، جلد 5، صفحہ 445)

لیکن احمدی احباب کی سہولت اور فائدہ کی غرض سے 1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام سے کتابی شکل میں مرتب کرنے کا ارشاد فرمایا۔اس ارشاد کے تحت روحانی خزائن اور ملفوظات میں سے ماخوذ تفسیری نکات کا مجموعہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام سے مرتب کیا گیا ہے۔ یہ اس وقت 8 جلدوں پر مشتمل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام متعلق فرمایا:

"ایک بات میں بتا دوں اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں اور علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو تفسیر قرآنی ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ آپ کی کوئی کتاب لے لو چھوٹی ہو یا بڑی اور اس کو سو دفعہ پڑھو سو دفعہ ہی آپ کو اس میں سے نئے معانی نظر آجائیں گے۔ یہ اس قسم کی تفسیر ہے ۔ آپ کی کتب عام کتابوں کی طرح نہیں بلکہ خدا سے سیکھی ہیں ۔قرآن کریم کی یہ تفسیر محمد ﷺ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ پر فدا ہو کر فنا فی الرسول کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے سکھائی اور خدا خود آپؑ کا معلم بن گیا۔"

(مشعل راہ۔جلد2، صفحہ 443)

اس تفسیر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھیں ۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہر حال ایک کام ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے

ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دئے گئے ہیں۔اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے“

(خطبہ جمعہ ۔فرمودہ 24 ستمبر 2004ء، ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن،8اکتوبر 2004ء،صفحہ 6)

مجموعہ اشتہارات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف اغراض وضروریات کے پیشِ نظر متعدد اشتہارات شائع کرواکر لوگوں تک پہنچائے، ان کو بعد میں کتابی شکل دی گئی، اس وقت یہ مجموعہ اشتہارات کے نام سے 3 جلدوں میں شائع شدہ ہیں۔

مکتوباتِ احمدؑ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی زندگی میں مختلف احباب کو جو خطوط تحریر فرمائے ان کو کتابی شکل دی گئی ہے۔اس وقت یہ مجموعہ 4 جلدوں پر مشتمل ہے۔یہ مجموعہ مکتوبات بھی قارئین کے لئے بے شمار علمی و روحانی فوائد رکھتا ہے۔ نیز یہ مکتوبات آپؑ کی سیرت طیبہ پر بھی روشنی ڈالتے ہیں کہ آپؑ نے اپنے صحابہؓ، اپنے منکرین اور دوسرے فرقوں اور مذاہب کے ائمہ کو کن کن الفاظ میں نصائح اور وعظ وتلقین فرمائی ہیں۔

تذکرہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے الہامات، کشوف اور رویائے صادقہ کا مجموعہ تذکرہ کے نام سے شائع شدہ ہے۔ یہ مجموعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند روحانی مرتبہ کی ایک خوبصورت تصویر ہے

منظوم کلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی تحریرات میں مختلف اغراض سے نہایت اعلیٰ منظوم کلام بیان فرمائے ہیں۔ اپنے اشعار کے متعلق آپؑ نے فرمایا:

کچھ شعرو شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اِس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آپؑ کا یہ منظوم کلام اردو ،فارسی ،عربی زبان میں ہے۔ اور یہ کلام حقائق و معارف اور رُشد و ہدایت سے بھرا ہوا ہیں۔آپؑ کے اس منظوم کلام کو آپ کی کتب سے ماخوذ کر کے الگ الگ شائع کیا گیا۔

اردو منظوم کلام دُرِّثمین اردو اور فارسی منظوم کلام دُرِّثمین فارسی، اور عربی منظوم کلام کو القصائد الاحمدیہ کے نام سے شائع کیا گیاہے۔ یہ کلام احمدی احباب کے لئے رشد و ہدایت کا سامان ہے اور غیر از جماعت لئے بھی تبلیغ ہدایت کا ایک قیمتی ذریعہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے درثمین کے متعلق نوجوان نسل کو یہ نصیحت فرمائی کہ:

” حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بالخصوص درثمین کو کثرت سے پڑھیں۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 11/ اکتوبر 1970ء)

روحانی خزائن میں سے ماخوذ مذکورہ بالا کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی کتب ہیں جن میں مرتبین نے اپنے اپنے ذوق اور مقصد کے لئے اقتباسات منتخب کئے ہیں ۔ یہ کتب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے لئے مدد اور مفید ہیں۔ ان میں سے چند مندرج ذیل ہیں۔

ہماری تعلیم

یہ کتابچہ ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کشتیٔ نوح میں سے منتخب اقتباسات پر مشتمل ہے۔یہ کتابچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور جماعت کو نصائح کا ایک خلاصہ ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اپنی تحریروں کی رو سے

یہ 2 جلدوں پر مشتمل کتاب حضرت سید میر داؤد احمد صاحب نے مرتب کی ہے ۔ ان جلدوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے مختلف عناوین کے تحت منتخب تحریرات پیش کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں مذکور مطلوبہ عنوان کے متعلق تحریرات تک رسائی بآسانی ممکن ہے۔

فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ کتاب ظہیر احمد خان صاحب نے مرتب کی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب وفرمودات سے ماخوذ فتاویٰ درج کئے گئے ہیں

فقہ المسیح

نظارت نشرو اشاعت قادیان نے یہ کتاب شائع کی ۔ جس میں شریعت کے اصول اور فقہی مسائل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عناوین کے تحت بیان ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم فہم قرآن

مؤلفہ مرزا حنیف احمد

فلسطین سے کشمیر تک (ایک عظیم الشان تحقیق)

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب، تحریرات وملفوظات سے ہجرتِ مسیح اور قبرِ مسیح سے متعلق اہم اقتباسات۔

ادب المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر اُردو، فارسی اور عربی زبان میں مؤلفہ مرزا حنیف احمد

محامد خاتم النبیین ﷺ و نذرانہ ءِ دُرود وسلام

مرتبہ از مکرم بشیر الدین الہ دین

سیرت النبیؐ

آنحضور ﷺ کی بیان فرمودہ تاریخ اسلام وسیرت النبیؐ ۔مرتبہ آصف احمد خان

واقعات شیریں بیان فرمودہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ

مرتبہ مرزا خلیل احمد قمرؔ

حکایاتِ شیریں فرمودہ
حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ

مرتبہ مرزا خلیل احمد قمر

مسیحی انفاس: عیسائیت کے مروّجہ عقائد کے ابطال میں حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات

مؤلفہ ہادی علی چوہدری

تعارف کتب: ماخوذ از روحانی خزائن

شائع کردہ مجلس انصار اللہ کینیڈا

تراجم کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم کا کام مختلف زبانوں میں کرنے کا کام بھی جاری ہے۔ بالخصوص آپؑ کی بہت سی اردو کتب کے تراجم انگریزی اور عربی میں اور عربی کتب کے تراجم اردو اور انگریزی میں موجود ہیں۔ اسی طرح دوسری زبانوں میں بھی کتب کے تراجم کا کام جاری ہے۔ تا کہ ہر قوم و نسل کے لوگ ان روحانی خزائن سے فیضیاب ہو سکیں۔ اسی طرح بہت سی کتب بآواز Audio Books کی صورت میں بھی موجود ہیں۔

یہ بات بھی ہمیں ہمیشہ ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہماری زیادہ سے زیادہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کو براہ راست پڑھیں۔ مذکورہ بالا منتخب ارشادات و تحریرات والی کتب آپؑ کی اصل کتب کا نعم البدل نہیں ہیں۔ تراجم پر بھی صرف ان لوگوں کو اکتفاء کرنا چاہئے جو اصل زبان میں کتاب نہ پڑھ سکتے ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح

”اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اردو میں ہیں۔ اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں، پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کے لئے مساجد میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 25 جون 2004ء)

چلو پڑھتے ہیں سالِ نو پہ ہم نظمیں محبت کی

چلو آؤ، دعاؤں سے کریں آغازِ سالِ نو
کرے روشن دلوں کو آنسوؤں کے دیپ کی ہی لو

خدا محفوظ رکھے ساری دنیا کو وباؤں سے
نئے اس سال میں دے دے رہائی سب بلاؤں سے

چلو آؤ منائیں جشن آنکھوں کے ستاروں سے
چلو اِس سالِ نو کو رنگ دیں نُوری بہاروں سے

چلو جا کر اذانیں دیں محبت کے مناروں سے
چلو جا کر گلے ملتے ہیں اپنے روٹھے یاروں سے

چلو لیتے ہیں سب جا کر دعائیں ہم خلافت کی
چلو پڑھتے ہیں سالِ نو پہ ہم نظمیں محبت کی

چلو جا کر امامِ وقت سے اِک عہد کرتے ہیں
دل و جاں میں اطاعت کا نیا اِک رنگ بھرتے ہیں

نئے اِس سال کی آمد پہ ہم کچھ خواب بُنتے ہیں
بھلا کر تلخیاں ساری گلِ شاداب چُنتے ہیں

چلو پھولوں کی خوشبو سے ہوا پر ”پیار“ لکھتے ہیں
چلو نفرت کے صحرا پر محبت کو چھڑکتے ہیں

نئے اِس سال میں مولا! ہوائیں پھول ہوں ساری
دعائیں دل سے جو نکلی ہیں وہ مقبول ہوں ساری

مکرم خواجہ عبدالجلیل عبادؔ صاحب، جرمنی

نیا سال برکتیں لے کر آئے

دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ نئے سال میں برکات لے کر آئے اور اس کی ساری برکات سے ہمیں نوازے۔ جماعت کے لیے بھی ہر لحاظ سے یہ بابرکت ہو۔ دشمن کے تمام منصوبوں کو اللہ تعالیٰ خاک میں ملا دے اور دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح عمومی طور پر دنیا کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنگوں سے بچائے۔ حالات خطرناک سے خطرناک ہوتے جا رہے ہیں اور تباہی منہ کھولے کھڑی ہے۔ کچھ پتہ نہیں ہر ایک اپنے مفادات چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ اور اپنے مظلوم بھائیوں کے لیے بھی بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال میں ہر قسم کے ظلم اور تعدّی سے جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے۔ آمین!

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے، یوکے)

سوشل میڈیا اور بچے: اپنی نسلوں کو سوشل میڈیا کی برائیوں سے بچائیں

مکرم ارشد محمود خان صاحب

اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں نشرواشاعت خوب ہوگی(وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ۔ التکویر11:81)۔ لہٰذا یہ وعدہ دین اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔نشرواشاعت اور چھاپہ خانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی نے بھی بے بہا ترقی کی ہے جس سے تبلیغ کا کام اور علوم وفنون سیکھنا بہت آسان ہوگیا ہے۔

سمارٹ فون، ایک نئی دُنیا میں داخلے کا دروازہ

دور حاضر کی انقلابی ایجاد سمارٹ فون کو کہا جاسکتا ہے جس سے فاصلے بھی سمٹ گئے ہیں اور معلومات کا ایک جہان بھی آپ کے ہاتھ میں کھیل رہا ہوتا ہے۔ اس فون کی مدد سے آپ ایک کامیاب صحافی، لکھاری، شاعر، سائنسدان اور فلم ڈائریکٹر وغیرہ بھی منٹوں میں بن جاتے ہیں، جہاں اظہار رائے کی آزادی بھی بے بہا ہے چاہے موضوع کوئی بھی ہو۔ یہی فون جب بچوں کے ہاتھوں میں جاتا ہے تو والدین کا اصل امتحان تب شروع ہوتا ہے اور اگر والدین کی دُعاؤں اور تربیت میں کمی رہ جائے تو نتائج بھیانک ہوسکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”پھر آج کل یہاں بچوں میں ایک بڑی بیماری ہے ماں باپ سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کر دو۔ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آپ کونسا بزنس کر رہے ہیں ؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کر کے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے پھر غلط باتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ فون سے لوگ رابطے کرتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں اس لئے فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے اس میں بچوں کو ہوش نہیں ہوتی کہ وہ انہی کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔“

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ جرمنی۔ 16/ستمبر 2011ء،الفضل انٹرنیشنل لندن 9/مارچ 2012ء)

سوشل میڈیا۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن

سوشل میڈیا اطلاعات کا تیز ترین ذریعہ ہے جس کی بدولت دنیا ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے۔ اب ہم جہاں بھی ہوں، جو بھی معلومات درکار ہوں، اِک پل میں ہمیں موصول ہو جاتی ہیں۔سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی اثرات تیزی سے پھیل رہے ہیں۔جب یہ ایک حقیقت بن چکی ہے کہ اس کے بغیر زندگی گزارنا اب مشکل ہے تو ایسے میں لازم ہے کہ والدین کو پوری طرح اس بات کی آگاہی ہونی چاہیے کہ سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی اثرات کیا ہیں اور اس پر موجود معلومات اور مواد کی حقیقت اور سچائی کو کس طرح جانچا جاسکتا ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ جو بات اہم ترین ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنی نوجوان نسل کی تربیت کرتے وقت ان کو غلط اور صحیح، سچ اور جھوٹ، جائز اور ناجائز کے درمیان فرق کے ساتھ مثبت اور منفی رویوں کی پہچان بھی سکھانا ہوگی۔

سوشل میڈیا دو دھاری تلوار ہے یعنی اس کے فوائد بہت ہیں تو نقصانات بھی بہت۔ فوائد کی بات کریں تو دورِ حاضر میں سوشل میڈیا سیکھنے کا آسان ترین، سستا ترین اور سب سے بڑا ذریعہ بن چکا ہے۔ ہر شعبے کی معلومات ہمارے ایک کِلک کے فاصلے پر دستیاب ہیں۔ تاہم اِس کا حد سے زیادہ یا بے مقصد استعمال نہ صرف وقت کا ضیاع ہے بلکہ جسم و ذہن پر بھی خطرناک اثرات ڈالتا ہے۔ اِس ضمن میں والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی ایسی ذہنی تربیت کریں کہ وہ سوشل میڈیا کا مثبت استعمال کریں اور اس کے منفی اثرات سے بچیں۔اسمارٹ فون کی لت کی وجہ سے بچے پرتشدد بھی ہو رہے ہیں اور ان کی نیند کا وقت بھی خراب ہو رہا ہے۔ کئی معاملات میں تو بچے والدین سے چھپ کر بھی سوشل میڈیا استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔

انگلینڈ کی ڈی مونٹ فورڈ یونیورسٹی کی ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ 10 سال کی عمر میں سوشل میڈیا پر بچوں کی سرگرمیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ وہ روزانہ تقریباً پانچ گھنٹے سوشل میڈیا پر سرگرم رہتے ہیں۔ اس میں دو گھنٹے رات میں اور تین گھنٹے دن میں گزارے جاتے ہیں۔سوشل میڈیا پر متحرک رہنے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بچے مشہور لوگوں سے متاثر ہوتے ہیں اور سوشل میڈیا پر ان کے فیس بک اور انسٹا اکاؤنٹس کو فالو کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بچے یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ ان کے دوست کیا کر رہے ہیں اور وہ سوشل میڈیا کے ذریعے ان سے جڑنا

چاہتے ہیں۔ اسمارٹ فون گیمنگ کے لیے بھی استعمال ہو رہے ہیں۔ بہت سے ایسے واقعات دیکھے جا رہے ہیں جہاں بچے گیمنگ کے عادی ہو چکے ہیں اور وہ گھنٹوں فون پر گزار رہے ہیں۔ گھر والوں کی غیر موجودگی میں یہ زیادہ ہو رہا ہے۔ تحقیق میں شامل سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تحقیق دس سال تک کے بچوں پر کی گئی ہے۔ جن کے پاس ذاتی فون تھا وہ بچے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دوست اور دیگر جاننے والے کیا کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کی لت بچوں کی ذہنی صحت کو بھی متاثر کرتی ہے۔ ایک ماہر نفسیات کے مطابق بچے اکثر اپنے فیس بک اور انسٹاگرام اکاؤنٹس کی نیوز فیڈ چیک کرتے ہیں۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ ہر 10 سے 15 منٹ میں ایک عمل شروع ہو جاتا ہے۔ بار بار سوشل اکاؤنٹس دیکھنے کی یہ عادت دماغی صحت کو خراب کرنے لگتی ہے۔ بہت سے معاملات میں گم ہونے کے خوف کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ سوشل میڈیا کی دنیا کو حقیقی زندگی کی طرح دیکھنا شروع کریں۔

بچوں میں مقبول ترین سوشل میڈیا پلیٹ فارمز

اگرچہ بچوں اور نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے ضرورت سے زیادہ استعمال کے ممکنہ منفی اثرات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے، لیکن یہ جاننا چاہیے کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم خود فطری طور پر نقصان دہ نہیں ہیں۔ سوشل میڈیا کی دُنیا میں لاکھوں ڈالر مشہور شخصیات کو دے کر اپنی پراڈکٹس کی تشہیر کی جاتی ہے اور چونکہ استعمال کرنے والے نوجوان اور بچے ہوتے ہیں لہذا فیشن کو اندھا دُھند فالو کرنے والے بھی آسانی سے میسر آجاتے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے نوجوانوں اور بچوں سے کئی ملاقاتوں میں سوشل میڈیا کی طاقت کا صحیح استعمال اس طرح کرنے کا کہا کہ تبلیغ کے میدان میں اس سے مدد لی جائے۔ دُنیا کو اس پلیٹ فارم سے اسلام کی پُرامن تعلیم کو عملی طور پر دکھایا جائے۔ لہٰذا بہت سی جماعتیں اس کا باقاعدہ استعمال کرتی ہیں اور بہت سے احمدی بھی اس کے ذریعہ اسلام احمدیت کی خوبصورت تعلیم کو دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے معاندینِ احمدیت کے منہ بھی بند ہو جاتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے پریس اور میڈیا میں اس کا خوب چرچا ہوتا ہے۔

یہاں کچھ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا ذکر کرتا ہوں جن کا ذمہ داری سے استعمال نہ کرنے پر چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے:

فیس بک

بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ وقت کی حد مقرر کرکے اور آف لائن سرگرمیوں میں مشغول ہو کر فیس بک کو سیکھنے کے لیے استعمال کریں۔ اپنے بچوں کو درج ذیل اکاؤنٹس کے بارے میں بتائیں اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر استعمال کریں، یقیناً آپ بھی بہت کچھ نیا سیکھیں گے:

- Al-Islam official page
@alislaminternational
- National Geographic Kids
@natgeokids
- Khan Academy
@khanacademy
- NASA:@NASA
- TED-Ed @TEDed

انسٹاگرام

انسٹاگرام کی تشکیل شدہ نوعیت (فوائد و نقصانات) پر تبادلہ خیال کریں اور انہیں مثبت اکاؤنٹس کو فالو کرنے اور پلیٹ فارم سے باہر مشاغل میں شمولیت کی ترغیب دیں۔ بچوں کو بتائیں کے مشہور اداکار، ماڈل، کھلاڑی اور دوسرے فیشن برانڈز کو فالو کرنے اور دیکھنے سے آپ اپنی سوچ میں جو تبدیلیاں لائیں گے اُس کا حقیقی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ بچوں نے اگر لازمی انسٹاگرام استعمال کرنا ہی ہے تو درج ذیل اکاؤنٹ فائدہ مند ہیں:

- Al-Islam official page
@alislaminternational
- Nat Geo Kids:
@natgeokids
- Highlights for Children
@highlightsforchildren
- Code.org:@codeorg
- Science Friday @scifri

سنیپ چیٹ

یہ ایک ایسا نامناسب پلیٹ فارم ہے کہ ہر بچہ اور نوجوان اس کے ذریعے لغویات اور دوسروں کی ذاتی زندگی میں ایسے شامل ہوتا ہے کہ پردے کی کوئی حد نہیں رہتی۔ فیشن یہ ہے کہ بچے اور نوجوان سو کر اُٹھیں تو اپنی فوٹو شیئر کریں، ناشتے کی فوٹو، باہر کا موسم، گھر کے حالات، بہن بھائیوں کی فوٹو سے لے کر کیا کھایا، جم میں کیا ہوا اور انتہائی ذاتی نوعیت کی سرگرمیوں کو فوٹو کی شکل میں یہاں شیئر کیا جاتا ہے اور پھر انتظار کیا جاتا ہے کہ کتنے لوگوں نے ہماری فوٹو دیکھیں اور کتنے لائکس ملے۔ اس طرح کی فوٹو کو لائیک دینے والے بھی اسی طرح کے فارغ بچے اور نوجوان ہوتے ہیں۔ یہاں ایسے ایسے فوٹو فلٹر اور دوسری مصنوعی چیزوں کا استعمال کیا جاتا ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا گویا ایک فریب زدہ ماحول کو پنپنے کا موقع دیا جاتا ہے جس میں مشہور شخصیات بھی اسی طرح کی حرکتیں کرتی نظر آتی ہیں۔

اگر والدین اس پلیٹ فارم کو استعمال کرنا ہی چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ بچوں کے لیے فائدہ مند

ہوسکتے ہیں :

•D S m eth g g
@ d m eth g

•S mith n af sN atin lZ o

@ smith n an o

•D b ig @ d ig

•U NICEF: @ n cef

TikTok

دنیا میں ایک ارب سے زیادہ لوگ اس مشہور ترین پلیٹ فارم کو روزانہ کئی کئی گھنٹے تک استعمال کرتے ہیں اور اس طرح دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا سوشل میڈیا پلیٹ فارم ہے۔ اس میں ہر موضوع پر مختصر ویڈیو مل جاتی ہیں لہٰذا ہمیں بچوں کو سمجھانا ہوگا کہ اس کا استعمال بہت احتیاط سے کیا جائے ورنہ نتائج تباہ کُن ہوسکتے ہیں۔ میرے خیال میں تو بہت سے لوگ بے بہا وقت اس میں گزارتے ہیں اور اکثر اس کا مقصد محض تفریح وغیرہ ہوتا ہے۔ ٹک ٹاک پر بھی آپ کے بچوں کو دین و دُنیا سیکھنے کے لیے کافی کچھ مل جائے گا جیسے:

• Al-Islam :

@ wwwa lislamo rg

•S cien eMax @ scien emax

•B illN y :@ b lly

•S to B o s:@ sto b s

• Th B raiS cp :

@ th b ain cp

Twitter

بچوں کو الفاظ کی طاقت اور ان کے آن لائن فوائد اور نقصانات کے ممکنہ اثرات کے بارے میں سکھائیں۔ بچے اس مائیکرو بلاگنگ پلیٹ فارم سے بہت معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ کچھ مفید اکاؤنٹ اس طرح ہیں:

• Al-Islamo ficialp g :

@ alislam

• Al-Fazli n era tio al:

@ alfazlin l

•N atin lG eg ap c E d atin

@ NatGeE d atin

•NASAE d atin

@ NASAed

•B BCL earn g

@ b learn g

•S mith n ah s tittu in

@ smith n an

نوٹ: یوٹیوب پر الفضل انٹرنیشنل کے چینل کو فالو کریں خصوصاً ”بچوں کا الفضل“، جس میں اردو سیکھنے کے ساتھ ساتھ بچے دلچسپ دینی معلومات حاصل کرتے ہیں۔

جسمانی صحت پر تباہ کُن اثرات

سوشل میڈیا کے علاوہ بچوں میں فون پر گیمز کھیلنے کی لت بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ مہینوں میں ملک میں ایسے کئی واقعات سامنے آئے ہیں جہاں ایک بچے نے گیم کھیلنے سے انکار پر خاندان کے کسی فرد کو قتل کردیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ گیمز کی لت کی وجہ سے بھی بچوں کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کمزور ہوتی جارہی ہے۔ کئی بار بچے باہر کی دنیا کو کھیل کا حصہ سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی اور دوسروں کی زندگیوں کو بھی خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ گیم کھیلنے کی وجہ سے بچوں میں نیند کی خرابی بھی ہورہی ہے۔ بچوں میں سوشل میڈیا کی بڑھتی ہوئی لت نے ان کی جسمانی سرگرمیاں کم کردی ہیں۔سکول سے آنے کے بعد کچھ بچوں کا زیادہ وقت فون پر گزرتا ہے۔ جسمانی سرگرمی کی کمی کی وجہ سے ان میں موٹاپے کا مسئلہ بڑھتا جارہا ہے۔ کمر درد اور تھکاوٹ کا مسئلہ بھی دیکھا جارہا ہے۔

چھ سے بارہ سال کے بچوں کے لیے رات دن ایسی گیمز ایجاد ہورہی ہیں جن میں تشدد، قتل و غارت اور جنسی بے راہ روی جیسی سرگرمیاں بآسانی بچوں تک پہنچ رہی ہیں جس کی وجہ سے بچے ضدی، تشدد پسند اور تنہائی کا شکار ہوتے جارہے ہیں ساتھ ہی مسلسل بیٹھ کر گیمز کھیلنے یا انٹرنیٹ کے غیرضروری استعمال سے جسمانی ورزش اور کھیل کم ہوکے رہ گیا ہے جو کہ بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کے لیے بہت نقصان دہ ہے اس کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمی کارکردگی بھی متاثر ہورہی ہے۔

بچوں میں سوشل میڈیا کی بڑھتی ہوئی لت کو کیسے کم کیا جائے

ان تمام چیزوں میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ بچوں میں سوشل میڈیا کی بڑھتی ہوئی لت کو کیسے کم کیا جائے۔ الیکٹرانک گندگی کے اس دور میں سوال یہ ہے کہ ہم کس طرح اپنے بچوں کو ہر ممکنہ حد تک محفوظ رکھ سکتے ہیں چونکہ اتنے زیادہ ایکسپوژر میں مکمل اجتناب تو مشکل ہی نظر آتا ہے مگر ابھی سے اس مسئلے کے حل کے لیے اقدامات نہ کیے گئے تو یہ مستقبل میں ایک بڑا خطرہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اس حوالے سے ماہرین کا کہنا ہے کہ

☆...والدین کو چاہیے کہ وہ دن بھر بچوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔

☆...بچے کو پڑھائی کے علاوہ کسی اور کام کے لیے فون یا لیپ ٹاپ نہ دیں۔

☆...فون کے استعمال کا شیڈول بنائیں۔ اگر آپ کے بچے کو فون کے ساتھ کوئی کام نہیں ہے تو اسے اس سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔

☆...اپنے بچے کو باہر کھیلنے کی عادت ڈالیں۔ انہیں ہر شام ان کے کسی کھیل کے میدان یا پارک میں لے جائیں۔ جسمانی سرگرمیاں بڑھیں گی تو فون کا استعمال بھی کم ہوجائے گا۔

☆...اگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ بچہ گھر میں سوشل میڈیا استعمال کر رہا ہے تو اسے حکمت سے روکیں اور

اس کے نقصانات کے بارے میں راہنمائی کرتے رہیں۔

☆...بچے جب بھی موبائل یا ٹیبلٹ میں انٹرنیٹ استعمال کریں تو آپ ان کی وقتاً فوقتاً نگرانی کریں کوشش کریں کہ بچے کم سے کم ویڈیو گیمز اور زیادہ سے زیادہ فزیکل گیمز میں حصہ لیں۔

☆...بچوں کے کمرے میں ٹی وی یا کمپیوٹر رکھنے سے گریز کریں۔ کمپیوٹر، ٹی وی، ٹیبلٹ اور ایسی تمام تر سہولیات کا استعمال صرف ایسی جگہ تک محدود کریں جہاں آپ مسلسل نظر رکھ سکیں۔

☆...چونکہ زیادہ روک ٹوک سے بچے باغی ہوجاتے ہیں لہٰذا انہیں پیار سے سمجھائیں اور ان کو خود سے بہت قریب رکھیں تا کہ وہ اپنی زندگی میں ہونے والا کوئی بھی مسئلہ محض آپ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے چھپا کر خود کسی مشکل میں نہ پڑ جائیں۔

☆...ایک والدین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک رول ماڈل بنیں اور سوشل میڈیا کے اپنے ضرورت سے زیادہ استعمال کو محدود کرکے بچوں کے سامنے صحت مند ڈیجیٹل عادات کا مظاہرہ کریں۔ آف لائن بامعنی سرگرمیوں میں مشغول ہوں اور خاندان کے اندر آمنے سامنے بات چیت کو ترجیح دیں۔

☆...حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطابات پر مشتمل اردو اور انگریزی کی مختصر کتاب ”سوشل میڈیا“ ہمارے لیے مشعل راہ ہے چنانچہ فیملی ٹائم میں اس میں سے چند اوراق بچوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھیں۔

☆...حضورِ انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر جماعت نے بہت خرچ اور محنت کرکے سوشل میڈیا کے تقریباً ہر پلیٹ فارم کے لیے مختصر ویڈیوز، پوسٹر، کوئز، گیمز اور دینی مواد کو ڈیزائن کیا ہے۔ اس میں یورپ اور امریکہ میں پیدا ہونے والے بچوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات اور الجھنوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے لہٰذا جماعت کے سب اکاؤنٹس کو فالو کریں اور اپنے بچوں کے ساتھ اس پر بات کریں۔

الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا کی ہر برائی خوبصورت ترین طریقے سے ہمارے بچوں کے سامنے پیش کی جارہی ہے ان کے ذہن معصوم ہیں، لہٰذا یہ ماں باپ اور تمام بالغ افراد کی ذمہ داری ہے کہ نہ صرف اپنے بچوں بلکہ دوسروں کے بچوں کو بھی ان آفات سے بچانے کے لیے موثر اقدامات کریں کیونکہ یہ معاشرتی مسئلہ ہے یہی بچے، یہی نوجوان ہمارا اور قوم کا مستقبل ہیں اس لیے ہمیں انہیں مثبت سرگرمیوں سے روشناس کرانے اور ہر طرح کی منفی سرگرمیوں سے محفوظ رکھنے کی ممکنہ کوشش کرنی ہے۔ کام واقعی مشکل ہے اور بہت سارا وقت بھی درکار ہے مگر اپنے کل کو محفوظ کرنے کے لیے آج کا کچھ حصہ تو قربان کر سکتے ہیں۔ نتائج ان شاء اللہ پر امید ہوں گے۔

لغو باتوں (جن میں انٹرنیٹ بھی شامل ہیں) سے اعراض کرنے کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ نے کئی مواقع پر نصائح فرمائی ہیں:

> ”پھر لغو باتیں ہیں۔ ان لغو باتوں کے لئے مَیں خاص طور پر بچوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ لغو باتیں صرف وہ باتیں ہی نہیں جو بڑی بوڑھیاں بیٹھ کر کرتی ہیں۔ وہ تو کرتی ہیں اُن کو اس سے روکنا ہی ہے، لیکن دس بارہ سال کی عمر کی لڑکیوں سے لے کے نوجوان لڑکیوں تک کے لئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ ہے یہ آج کل لغویات میں شامل ہو چکا ہے۔ انٹرنیٹ جو ہے، اُس میں بعض دفعہ ایسی جگہوں پر چلی جاتی ہیں جہاں سے پھر آپ واپس نہیں آ سکتیں اور بے حیائی پھیلتی چلی جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایسے معاملات آجاتے ہیں کہ غلط قسم کے گروہوں میں لڑکوں نے لڑکیوں کو کسی جال میں پھنسا لیا اور پھر اُن کو گھر چھوڑنے پڑے اور اپنے خاندان کے لئے بھی، جماعت کے لئے بھی بدنامی کا باعث ہوئیں۔ اس لئے انٹرنیٹ وغیرہ سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔“

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 17/ستمبر 2011ء، الفضل انٹرنیشنل لندن 16/ نومبر 2012ء)

بچوں کو سوشل میڈیا پر نقصان دہ مواد سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟

اپنے بچوں کو آن لائن گذاری جانے والی زندگی سے دور رکھنا ایک ایسی جدوجہد ہے جس سے اس مشکل میں مبتلا بہت سے والدین واقف ہوں گے۔ ہمارے نوجوان متعدد گھنٹے انسٹاگرام پر لائیکس حاصل کرنے میں صرف کردیتے ہیں اور بعض اوقات انہیں سائبر ہراسگی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ وہ اپنا وقت گیمز کھیلنے، یوٹیوب انفلوئنسرز کی ویڈیوز دیکھنے یا واٹس ایپ پر پائے جانے والے دوستوں کے مختلف گروپس پر بات چیت کر کے گزارتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر پائے جانے والے مواد کی چھانٹی کرنے والے سافٹ ویئر برسوں سے موجود ہیں مگر والدین اکثر اوقات ٹیکنالوجی سے گھبراتے ہیں جس کے باعث وہ سافٹ ویئر کا ٹھیک سے استعمال نہیں کر پاتے۔ اکثر اوقات بچوں کو اپنے اکاؤنٹس کے پاس ورڈز بھی والدین کے حوالے کرنا پڑتے ہیں جو گھر میں لڑائی کا سبب بنتا ہے۔ مگر اب مارکیٹ میں نئی ٹیکنالوجی کی مدد سے والدین کو ڈیجیٹل کنٹرول دینے کا وعدہ کیا جارہا ہے جس کے باعث والدین بآسانی بچوں کی آن لائن سرگرمیوں پر نظر رکھ پائیں گے۔ سرکل کے علاوہ ڈِزنی، کوالا سیف اور آنکڈ زان سسٹمز کے نام ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ گھر میں موجود تمام ڈیجیٹل پراڈکٹس کو سمارٹ فون

ایپ پر چند کلکس کے ذریعے سے کنٹرول کر سکتے ہیں۔

اگر آپ چند مخصوص ویب سائٹس کو لے کر پریشان ہیں تو آپ گھر کے براڈ بینڈ کنیکشن پر سیف سرچ لگا سکتے ہیں جو مفت ہے اور شاید کافی بھی۔ اس کے علاوہ آپ گوگل سیف سرچ یا یوٹیوب پر ریسٹریکٹڈ موڈ لگا سکتے ہیں۔

ایک اور طریقہ یہ ہے کہ آپ نئی طرز کے تیز رفتار راؤٹر خرید لیں جو نہ صرف تیز رفتار انٹرنیٹ فراہم کریں گے بلکہ ان میں پہلے سے ہی والدین کے لیے وہ طریقہ کار واضح ہے جس سے وہ انٹرنیٹ پر ہونے والی سرگرمیوں پر نظر رکھ سکتے ہیں۔

امریکہ سے تعلق رکھنے والی سیوی سائبر کڈز کے بانی بین ہیلپرٹ کہتے ہیں جب بچے ایک مخصوص عمر تک پہنچ جاتے ہیں تو یا تو ان کے دوست احباب انہیں طریقے بتا دیتے ہیں یا وہ خود ان پابندیوں سے بچنے کا راستہ ڈھونڈ لیتے ہیں۔ آپ چاہے جس مرضی ٹیکنالوجی کا استعمال کر لیں مگر آپ کے بچے پھر بھی اس مواد کو دیکھ لیں گے جس سے آپ انہیں بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے خیال میں بچوں کے ساتھ اعتماد کا تعلق قائم کرنا اور ٹیکنالوجی کے استعمال پر بحث مباحثہ کرنا بہت ضروری ہے۔ بہت سے ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بچوں کے آن لائن تحفظ کے لیے بحث، تعلیم اور مذاکرات اُتنے ہی ضروری ہیں جتنا کہ اس مسئلے کے لیے کوئی تکنیکی حل نکالنا۔

(بی بی سی اردو سائٹ۔ تاریخ اشاعت 12ر مئی 2019ء)

اس کے علاوہ کچھ جدید اور مفت ٹولز بھی آن لائن دستیاب ہیں جن سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ان میں بعض کا مختصر تعارف ذیل میں پیش ہے:

- **Gg eF amilyL ik**

  Th s ap allw s y to set screen time limits, i ew ap s age, ad remo ely man g y r ch ld s Ad io d d i ce. Yo can also ap o o b o k ap dw h o d ad man g co ten f ilters.

- **Ap e Screen Time:**

  Bu lt-in to iOS d i ces, it p i d s featu es fo man g g ad mo torig y r ch ld s d i ce s ag . Yo can set time limits, b o k certain ap o web ites, ad receie a ctii ty ep ts.

- **Bark**

  It mo to s tex messag s, so ial meid a p atfo ms, ad o h r b ie activities fo sig 6 cy rb lyig ep licit co en , ad o h r p en ial risk . It 6 fers a limited free p an as well as a p emim s b crip in

- **Qs tid o**

  Allw s y to set screen time limits, b o k ia p p iate co en , ad mo to so ial meid a activ ties. It p i d s d tailed rep ts o y ch ld s b ie b h i o ad sp tsm lu tip ed i ces.

- **No tiF amily**

  Offers features su h as web filterig time man g men , ad lo ation track g . It allw s y to mo to ad b o k ia p op iate websites ad p a d ett imel imits.

- **Mb cip**

  Pri d s co en filterig ap mo to ig ad time restrictio . It also offers b w sig h sto y rep ts ad th ability to b o k sp cific web iteso c ateg ies.

خدا تعالیٰ ہمیں اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو اس بیماری سے بچائے اور ایک سچا خادم دین اور خلیفۂ وقت کا مددگار بنائے۔ آمین

*****

از افاضاتِ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”جو شخص بھی اور جب بھی مسند خلافت پر بیٹھے اس کی فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائیں اور یہی روح اپنے زیر اثر لوگوں میں پیدا کریں۔ اسلام تفرقوں سے تباہ ہوا اور اب بھی سب سے بڑا دشمن یہی ہے۔“ (زریں ہدایات (برائے مبلغین)۔ جلد اول، صفحہ 122)

روزمرہ استعمال کی اشیاء اور صحت

کیا آپ کو معلوم ہے کہ روزمرہ کی اشیاء آپ کی صحت کے لئے کتنی مضر اور نقصان دہ ہیں؟

محترمہ ڈاکٹر آمنہ نورین صاحبہ، جرمنی

بعض اوقات ہم جو اشیاء صفائی، سکون اور صحت کے لیے استعمال کرتے ہیں وہی ہمارے لیے بہت سی بیماریوں کا باعث بن جاتی ہیں اور ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتا۔ مگر ہمیں پتا کیسے چلے کہ جو چیز ہم استعمال کر رہے ہیں وہ ہمارے لیے ٹھیک ہے، صحت مند ہے یا ہمیں بیمار کرنے کا سبب بن رہی ہے؟ اس کا سب سے بہترین حل یہ ہے کہ ہم ایسے نکات کے متعلق جانیں جو کہ صحت مند زندگی کے لیے ضروری ہیں اور روز مرہ زندگی میں استعمال ہونے والے کون سے طریق ہیں جو کہ مضر صحت ہیں۔

کپڑے کے تھیلے کا استعمال

ماحولیاتی تبدیلی کے باعث ایک مرتبہ پھر سے پلاسٹک کے تھیلوں کی جگہ کپڑے کے تھیلے نے لے لی ہے جو کہ محفوظ بھی ہے اور مضبوط بھی۔ مگر اس تھیلے کو اگر ہفتہ میں ایک بار دھویا نہ جائے تو یہ مضر صحت بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس تھیلے میں مختلف طرح کا سامان ہم بازار سے لاتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ اس سامان کے اوپر یا جس جگہ ہم نے اپنا تھیلا رکھا تھا وہاں کتنے جراثیم موجود تھے۔ لہٰذا جیسے ہم خوبصورت اور صاف ستھرا نظر آنے کے لیے اپنا لباس روزمرہ تبدیل کرتے اور دھوتے ہیں اسی طرح ہمارے تھیلے ہمارے کچن کے لباس کا حصہ ہیں۔ انہیں بھی کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور دھوئیں۔

فریج

فریج کے فوائد سے کون واقف نہیں؟ مگر کیا فریج بھی ہمارے لیے بیماریوں کا گھر ہو سکتی ہے؟ جی ہاں، فریج بھی ہمارے لیے بیماریاں اپنے ساتھ لا سکتی ہے۔ مگر کیسے؟ وہ اس طرح کہ جب آپ سبزیاں، پھل، گوشت یا مشروب لاتے ہیں تو اکثر دھوئے بنا فریج میں رکھ دیتے ہیں۔ اس طرح مختلف جراثیم اکٹھے ہوتے رہتے ہیں۔ اور ایک وقت آتا ہے کہ یہی سہولت مند چیز آپ کے لیے مضر صحت اور بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔

فریج میں سبزیاں، فروٹ، گوشت دھو کر رکھیں۔ چیزوں کو ڈبوں میں ڈال کر، ڈھکن دے کر رکھیں۔ مشروب کی بوتل بھی دھو کر، صاف کر کے فریج میں رکھیں۔ روزانہ فریج میں نظر ڈالیں کہ کوئی سبزی، فروٹ، گل سڑ تو نہیں رہا؟ ہفتہ میں کم از کم ایک بار فریج کی ہلکی پھلکی صفائی کریں اور لیمن کا چھلکا فریج میں رکھیں۔

برتن دھونے والا کپڑا یا سپنج

باورچی خانے میں برتن دھونے اور سلیب صاف کرنے کے لیے سپنج ہمارا اہم ہتھیار ہوتا ہے جو برتنوں کی سخت ترین گندگی کو دور کرتا ہے اور چکنی سطحیں صاف کر دیتا ہے۔ ہم میں سے کئی افراد کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ اس سپنج میں صابن ہوتا ہے جو گندگی کو صاف کرتا ہے تو ہمیں اس سپنج یا فوم کو صاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق برتن دھونے والے سپنج میں انسانوں کے لیے خطرناک جراثیم اور بیکٹیریا کی تعداد سِنک کے مقابلے میں زیادہ ہو سکتی ہے۔ کچن کے سپنج میں پائے جانے والے جراثیم پر کی جانے والی اس تحقیق میں ساڑھے تین سو سے زائد مختلف قسم کے بیکٹیریا پائے گئے جن کی تعداد بیت الخلا میں پائے جانے والے جراثیم سے بھی زیادہ تھی۔

جراثیموں کی بڑی تعداد کا سبب جہاں سپنج میں پائی جانے والی مسلسل نمی ہے، وہیں اس کی ساخت اسے بیکٹیریا اور جراثیم کی افزائش کے لیے ایک بہترین جگہ بنا دیتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سپنج کو ہفتے میں کم از کم ایک بار کلورین یا بلیچ سے دھویا جائے تا کہ بیکٹیریا کی افزائش کے اس خطرناک عمل کو روکا جا سکتا ہے۔

(18/مارچ 2023ء۔ BBC online report)

سونے کا بستر

بستر سونے اور سکون حاصل کرنے کے لیے ہوتا ہے، بیمار کرنے کے لیے نہیں۔ اگر آپ اس کی صفائی ستھرائی کا خیال نہیں رکھیں گے تو یہ بیمار کرے گا۔ عام طور پر گھروں میں اس کی صفائی کے متعلق نہیں سوچا جاتا کیونکہ اس کی صفائی ہے بھی بہت مشکل۔

جب انسان سوتا ہے تو 1.5/ گرام جلد کے مردہ خلیات جنہیں ہم ڈیڈ سیل بھی کہتے ہیں خارج ہوتے ہیں۔ یہ سیلز جہاں انسان سوتا ہے وہاں گرتے ہیں اور آہستہ آہستہ بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔ لہٰذا وقتاً فوقتاً اپنے بستر کو دھوپ لگوانا اور دھونا بہت ضروری ہے۔

موبائل فون، کمپیوٹر کی بورڈ، ٹیلی فون، ٹیلی ویژن کا ریموٹ، چابیاں وغیر

انسانی ہاتھوں پر ہر وقت بیکٹیریا اور وائرس موجود رہتے ہیں اور ہمیں ہونے والے انفیکشنز میں سے بیشتر کا سبب ہاتھوں کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہونے والے یہی وائرس اور بیکٹیریا ہیں۔ (بقیہ صفحہ 38)

جماعت احمدیہ کینیڈا میں مہاجرین کی بحالی اور اس کا پس منظر

مکرم فضل الرحمٰن عامرؔ صاحب، ٹرانٹو

ہجرت کا پس منظر

جماعت احمدیہ کے افراد نے کب اور کیسے کینیڈا میں ہجرت شروع کی یہ بیان کرنے سے پہلے میں کینیڈا میں عمومی ہجرت کا پس منظر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کینیڈا میں سیاسی پناہ کی داستان صدیوں پرانی ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران ایک بحری جہاز کلکتہ سے 376 ہندوستانیوں کو لے کر روانہ ہوا جس میں زیادہ تر سکھ حضرات شامل تھے۔ اس بحری جہاز کا نام کوما گاٹا مارو (Komagata Maru) تھا۔ 1914ء کو یہ بحری جہاز کلکتہ سے روانہ ہو کر براستہ ہانگ کانگ، شنگھائی، یوکوہاما، وینکوور پہنچا۔ اور یہ سب لوگ کینیڈا میں سیاسی پناہ حاصل کرنا چاہتے تھے کینیڈا اُس وقت برطانوی حکومت کے زیر اثر تھا لہٰذا حکومتی قوانین کے مطابق صرف چوبیس 24 لوگوں کو قبول کر لیا اور باقی پورا بحری جہاز واپس بھیج دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ چوبیس 24 لوگ برطانوی گورے تھے۔ باقی 352 افراد کو واپس بھجوا دیا گیا۔ جن میں 315 سکھ، 27 مسلمان اور 12 ہندو شامل تھے۔

وزیر اعظم کینیڈا کا احسن اقدام

چند سال قبل 2015ء میں جب کینیڈا کے نوجوان وزیر اعظم آنریبل جسٹن ٹروڈو نے وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھالا تو انہوں نے اس واقعہ کے تقریباً سو سال بعد وینکوور میں سکھوں کے گردوارے میں کینیڈین حکومت کی جانب سے اس زیادتی کی معافی مانگی اور دنیا میں محبت اور ہمدردی کے کینیڈین اصولوں کا تعارف کروایا۔ اس اخلاقی جرأت نے دنیا میں کینیڈین رواداری کی دھاک بٹھا دی۔ یہ بہت سے واقعات میں سے صرف ایک واقعہ ہے احباب جانتے ہیں کہ اس وقت امریکن اور کینیڈین حکومتیں سیاسی پناہ دینے کے سخت خلاف تھیں۔

ہجرت ایک بین الاقوامی مسئلہ

1951ء میں یو این ریفیوجی کنونشن کے تحت ایک انٹرنیشنل ریفیوجی لاء تشکیل دیا گیا جس کے تحت دنیا بھر میں ستائے ہوئے اور بے خانماں قوموں کے افراد کو اقوام متحدہ نے کنونشن ریفیوجیز (Convention Refugees) کا نام دے کر سیاسی پناہ کے سلسلہ کا آغاز کیا۔ اور دنیا کی توجہ اِس جانب مبذول کروائی۔ جس کے تحت یورپین، ایشین، افریقن اور ساؤتھ امریکن قوم کے لوگوں کا بحیثیت مہاجرین کینیڈا آنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ 1984ء میں ایک بہت بڑا گروپ جو کہ Boat People کہلاتے تھے ویتنام سے کینیڈا آئے اور انہیں بحیثیت مہاجرین قبول کیا گیا۔ گزشتہ چند سالوں سے شامی Syrian مہاجرین بھی بڑی تعداد میں کینیڈا میں آ رہے ہیں۔ اور اب حالات اِس قدر بدل گئے ہیں کہ بسا اوقات خود وزیر اعظم مہاجرین کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہوائی مستقر پر موجود ہوتے ہیں۔

کینیڈا میں جماعت کا قیام اور مہاجرین کی آمد

کینیڈا میں احمدیوں کی آمد کا سلسلہ بحیثیت امیگرنٹ تو 50ء کی دہائی میں شروع ہو گیا تھا۔ لیکن 1970ء تک بہت ہی کم احمدی کینیڈا میں تھے۔ پھر جولائی 1975ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ تشریف لائے اور انہوں نے ٹرانٹو اور مانٹریال میں جماعتیں قائم کیں اگست 1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم کینیڈا کی سرزمین پر پہلی بار پڑے اور یہاں کے حالات کے مطابق فوری طور پر مبلغ سلسلہ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ میں پہلے مبلغ سلسلہ کا تقرر

چنانچہ 22/مارچ 1977ء کو مکرم محترم مولانا سید منصور احمد بشیر شاہ صاحب پہلے مشنری کے طور پر کینیڈا میں تشریف لائے اور ان کی کوششیں تھیں جن کی بدولت کینیڈا میں پہلا جلسہ سالانہ 26-24/دسمبر 1977ء میں منعقد ہوا۔ لیکن پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کینیڈا میں جلسہ موسم گرما میں منعقد ہونا چاہیے۔ ان کی کوششوں کی وجہ سے کینیڈا کے دوسرے جلسہ سالانہ یکم و 2/جولائی 1978ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحبؓ شامل ہوئے اور ہماری دوسری بڑی خوش نصیبی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اپنے نجی دورہ پر امریکہ آئے ہوئے تھے وہ بھی 1978ء میں کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن شامل ہوئے۔ اور دوپہر کو کھانے کے دوران غیر رسمی گفتگو میں حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ کینیڈین بحیثیت قوم بڑی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ ہماری ایک بڑی جماعت یہاں قائم ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کے ہونے والے خلیفہ کے الفاظ کس طرح پورے ہوئے ہم اور آپ اس کے گواہ ہیں۔

خاکسار کی جرمنی سے کینیڈا ہجرت

خاکسار 1973ء میں اکیس سال کی عمر میں پاکستان سے ہجرت کر کے جرمنی میں آ گیا۔ اس وقت جرمنی میں پاکستان سے آئے ہوئے چند گنتی کے نوجوان مقیم تھے۔ پھر وہاں سے امیگریشن لے کر 1976ء میں کینیڈا میں آبسا اور اس کو

اپنا وطن ثانی بنالیا۔

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے لندن آنے کے بعد اپریل 1985ء میں پہلا جلسہ سالانہ اسلام آباد (یوکے) میں منعقد ہوا تھا۔ اُس موقع پر عاجز نے ملاقات کے دوران حضور سے عرض کیا کہ جرمنی میں تو ماشاء اللہ سیاسی پناہ کی وجہ سے بہت سے نوجوان آچکے ہیں۔ حضورؒ نے سارا واقعہ سنا اور فرمایا ماشاء اللہ۔ اس وقت مولانا نسیم مہدی صاحب حضورؒ کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔

یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ 1977ء تا 1980ء تک مکرم مولانا سید منصور احمد بشیر شاہ صاحب نے شہروں میں بسوں میں سفر کرتے ہوئے نئی جماعتیں قائم کیں جن میں کیلگری اور وینکوور بھی شامل ہیں۔ بسا اوقات آپ سائیکل پر بھی مقامی طور پر جماعت کے دوستوں سے ملنے جاتے رہے۔ آپ نے نہایت اخلاص، محنت اور لگن سے دن رات ایک کر کے جماعتیں قائم کیں اور افرادِ جماعت کے آپس میں باہمی پیار و محبت کے لئے کوششیں کیں۔ اور اس دوران بڑی کامیابی کے ساتھ جملہ فرائض ادا کئے اور مرکز کے ارشاد کی تعمیل پر واپس 3 دسمبر 1980ء کو ربوہ چلے گئے۔

اس سلسلہ میں ایک دفعہ ماہِ دسمبر میں وہ بذریعہ بس ہملٹن بھی تشریف لائے تو یہ خادم ہملٹن میں رہائش پذیر تھا۔ بس اسٹاپ پر پہنچ کر انہوں نے مجھے فون کیا ویسے تو مَیں بس اسٹاپ سے پندرہ منٹ کی دُوری پر تھا۔ لیکن برف کے طوفان کی وجہ سے مجھے وہاں پہنچنے میں تقریباً ایک گھنٹہ لگ گیا۔ اور اسی طرح واپسی پر بھی تقریباً ایک گھنٹہ لگ گیا۔ ہملٹن میں ہم صرف دو ہی خاندان تھے۔ یعنی مَیں اور مکرم آغا طاہر شمیم صاحب۔ اس لئے ہملٹن میں اس وقت جماعت قائم نہ ہوسکی۔ اور ہمیں برانٹ فورڈ کی جماعت میں شامل کر دیا گیا۔

بلا شبہ کینیڈا میں جماعتوں کے قیام میں ان کی انتھک مساعی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مکرم سید منصور احمد بشیر شاہ صاحب کے اخلاص، وقف کی روح کے ساتھ خدمات اور قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل کینیڈا میں ایک بڑی جماعت قائم ہو چکی ہے وہ بے شک خلفاء احمدیت کی بے انتہا دعاؤں اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح رابع رحمہ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے ایک بہت دردمند دل رکھتے تھے اور کسی کی بھی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اس ضمن میں ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ تقریباً 60ء کے عشرہ کی بات ہے میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ فضل ربی حمیرا ایک مرغی لے کر صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب کے مکان پر میرے ہمراہ پہنچ گئیں۔ (اس وقت ان کی عمر نو یا دس سال کی ہوگی اور میں بھی کوئی گیارہ یا بارہ سال کا تھا) معلوم ہوا کہ میاں صاحب گھر پر نہیں ہیں دفتر میں ہیں۔ میاں صاحب اس وقت نائب صدر خدام الاحمدیہ تھے۔ ہمشیرہ نے بے حد اصرار کیا کہ ان کے دفتر چلیں میں نے میاں صاحب کے دفتر کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ جب ہم جامعہ نصرت کالج کی عمارت کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ میاں صاحب گول بازار کی طرف سے سائیکل پر تشریف لا رہے ہیں۔ نادانی میں ہم دونوں نے میاں صاحب کو رکنے کا اشارہ کر دیا اور میری بہن نے رونا شروع کر دیا میاں صاحب گھبرا گئے اور فوراً سائیکل سے اتر آئے اور رونے کا سبب پوچھا ہمشیرہ کہنے لگی دیکھئے میاں صاحب! میری نہایت پیاری مرغی بیمار ہوگئی ہے اس کو جلدی سے دوا دے کر ٹھیک کر دیں۔ میاں صاحب ہنس پڑے اور کہنے لگے چلو میرے ساتھ آؤ۔ اللہ اللہ! قربان جاؤں اس مجسم پیار اور شفقت پر، ہمارے ساتھ پیدل ہی سائیکل کو پکڑے پکڑے گھر آئے۔ گھر پہنچتے ہی ہمیں بھی اندر بلا لیا اور سب سے پہلے مرغی کی دوا بنائی۔ دوائی کی پڑیا فضل ربی کو دے کر کہنے لگے یہ ایک ایک پڑیا دانے کے ساتھ مرغی کو کھلا دیں ان شاء اللہ آپ کی مرغی بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ خدا کے فضل سے دو دن بعد ہی مرغی ٹھیک ہو گئی پھر میں نے میاں صاحب کو اطلاع دی کہ مرغی ٹھیک ہو گئی ہے۔ میاں صاحب بہت خوش ہوئے۔ اس سے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ایک مرغی کے لئے تڑپنے والے وجود نے جب جماعت کی تکالیف دیکھیں اور نوجوانوں کو تکلیف میں دیکھا تو ان کا کیا حال ہوا ہوگا۔

سب سے پہلے امیر و مشنری انچارج کینیڈا کا تقرر

مرکز کی طرف سے مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب کا تقرر بطور امیر و مشنری انچارج کینیڈا ہوا۔ اور آپ 21/ نومبر 1980ء کو ٹرانٹو پہنچ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مولانا شمس صاحب کو کینیڈا میں تعلیمی، تربیتی، تبلیغی خدمات بجالانے اور جماعتوں کو منظم اور مستحکم کرنے کی توفیق ملی۔ بعدہ آپ کا تبادلہ لندن، یوکے ہوگیا اور آپ 16/ جون 1985ء کو لندن تشریف لے گئے۔

اُس زمانہ میں چند احمدی دوست اپنے طور پر امریکہ کے ذریعہ مانٹریال آئے ۔ اور Champlain, New York سے St. Bernard de Lacolle Border عبور کیا۔ اُن دنوں مانٹریال میں جلدی سے امیگریشن مل جاتی تھی۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کا تقرر

9/ مئی 1985ء کو مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب لندن سے کینیڈا کے لئے روانہ ہوئے ۔ اور حضور انورؒ نے آپ کا بحیثیت امیر و مشنری انچارج کینیڈا تقرر فرمایا تو انہوں نے حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں آتے ہی احمدی مہاجرین کو آباد کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔

پہلی احمدی خاتون

مئی 1984ء میں یہاں ایک ہماری احمدی خاتون محترمہ شاہین مبارک ناصر صاحبہ اپنے تین بچوں کے ساتھ کینیڈا آئی تھیں جن کے بھائی ونڈسر میں پہلے سے ہی موجود تھے۔ انہوں نے کینیڈا آتے ہی بچوں سمیت سیاسی پناہ کے لئے درخواست دائر کی۔ اور خدا تعالیٰ کے

فضل سے ایک سال کے اندر ہی 5/جولائی 1985 کو ان کا کیس منظور ہو گیا تھا۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ میں سب سے پہلے جس احمدی خاتون نے سیاسی پناہ کے لئے درخواست دی اور سب سے پہلے جنہیں سیاسی پناہ ملی وہ یہی خوش قسمت خاتون تھیں جو محترم مبارک احمد ناصر صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ ونڈسر کی اہلیہ ہیں۔

پہلے احمدی مہاجر مکرم محمد ناصر صاحب

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم محمد ناصر صاحب کے کیس سے پہلے ایک اور احمدی دوست مکرم مبشر احمد ڈار صاحب نے پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک کارکن کی حیثیت سے اپنا کیس دائر کیا اور انہیں سیاسی پناہ لینے میں کامیابی حاصل ہوگئی۔ مکرم ڈار صاحب نے بڑے اخلاص کے ساتھ نئے آنے والے احمدیوں کی مذہبی بنیاد پر پناہ لینے اور ان کی آباد کاری میں رہنمائی کی۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کے دور میں مکرم محمد ناصر صاحب کراچی سے لندن اور پھر لندن میں کئی ملکوں کے ویزے لیتے ہوئے بڑے ہی نامساعد حالات میں 26/جولائی 1985ء کو ٹرانٹو پہنچے۔ تو انہوں نے پہلی بار ایئر پورٹ پر امیگریشن حکام کے روبرو ایک احمدی مہاجر کی حیثیت سے انسانی ہمدردی کی بنا پر پناہ کی درخواست کی۔

مکرم عطاء الواحد Lahaye اس وقت ایک نوجوان کینیڈین احمدی دوست ان کو ایئر پورٹ سے لینے کے لئے گئے۔ یہاں پر مکرم مرزا فضل الرحمن صاحب، ان کے صاحبزادگان اور کینیڈین احمدی مکرم عطاء الواحد صاحب نے ان کی بڑی مدد کی۔ مکرم مرزا صاحب نے ان کے امیگریشن کے مقدمہ کی پیروی کے لئے ایک احمدی وکیل مکرم معین محمود جنجوعہ صاحب کو نامزد کیا جو اس وقت رئیل سٹیٹ کے وکیل تھے اور انہیں ابھی امیگریشن کے مقدمات کا تجربہ نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے مکرم ناصر صاحب کے کیس کے بعد ریفیوجی کا کوئی کیس نہیں لیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے احمدی مہاجر ہونے کے ناطہ سے مکرم محمد ناصر بعد میں جماعت میں ”ناصر چیئرمین“ کے نام سے جانے پہچانے گئے۔

امیگریشن وکلاء سے رابطے

ان کے بعد جماعت احمدیہ نے مختلف وکلاء سے بات کی جن میں ایک بیرسٹر ڈگلس بار کر تھے۔ ان سے اپنے کیس دائر کروائے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوئی۔ لہٰذا اُنہیں اس اہم ذمہ داری کو نبھانے کے لئے چنا گیا کیونکہ وہ پہلے ہی دوسرے ملکوں کے آئے ہوئے مہاجرین کے مقدمات کی پیروی کر رہے تھے۔ شروع شروع میں احمدیوں کے امیگریشن کے مقدمات کی بیرسٹر ڈگلس بار کر نے ہی پیروی کی۔ ظاہر ہے ایسے وقت میں احمدیوں کو آباد کرنے میں مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

1986ء میں احمدیوں پر ہونے والے ظلم وستم کی بنیاد پر سیاسی پناہ حاصل کرنے والوں میں مکرم طارق ظہور صاحب، مکرم جاوید صادق صاحب، مکرم نصیر خالد صاحب، مکرم ظاہر زیروی صاحب، دو بھائی مکرم طاہر فاروقی صاحب اور مکرم رشید فاروقی صاحب شامل تھے۔ ان دوستوں نے بھی بعد میں آنے والے احمدیوں کی مذہبی بنیاد پر پناہ لینے، آباد کرنے اور انہیں روزگار تلاش کرنے میں بہت مدد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔

1986ء اور 1987ء کے زمانہ میں زیادہ تعداد میں احمدی ہجرت کر کے کینیڈا آنے شروع ہوئے۔ تو اس وقت ان کو ایئر پورٹ سے لانا، ان کی رہائش، کھانا پینا، روزگار، وکیل کا بندوبست وغیرہ جیسے مسائل درپیش تھے۔ بعض لوگوں کو اپنے اظہارِ خیال کے لئے انگریزی نہیں آتی تھی۔ چنانچہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا نے حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے مذکورہ بالا امور کے لئے ایک ٹیم تشکیل دی جس کے وہ خود نگران تھے۔ اس ٹیم میں مکرم حمید اللہ بنگوی صاحب نیشنل قائد خدام الاحمدیہ کینیڈا، مکرم دانیال خان صاحب، مکرم سید حسنات احمد صاحب شامل تھے جنہوں نے مثالی خدمات انجام دیں۔

مکرم سید حسنات احمد صاحب اس وقت اپنا اخبار ”نیو کینیڈا“ شائع کرتے تھے۔ انہوں نے میڈیا کے ذریعہ کینیڈین گورنمنٹ کی لابی میں احمدیوں کے سیاسی پناہ یعنی اسائلم کے بارہ میں بڑا اہم کردار ادا کیا اور کینیڈا کی سیاسی جماعتوں کے عمائدین سے ذاتی مراسم وروابط اور تعلقات قائم کئے اور جماعت احمدیہ کو حکومتی سطح پر متعارف کروایا۔

مکرم سعید احمد انور صاحب کی خدمات

احمدی مہاجرین جب یہاں پہنچتے تھے تو ان کو ایئر پورٹ سے لانا اور کسی جگہ ان کو ٹھہرانا بہت بڑا مسئلہ ہوتا تھا۔ ان دنوں یہاں ایک دوست تھے مکرم سعید احمد انور صاحب جو کہ ٹرانٹو ڈاؤن ٹاؤن میں شیر بورن سٹریٹ پر ایک بلڈنگ میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ان سے بات کر کے چند اپارٹمنٹس میں احمدی مہاجرین کو ٹھہرانے کے لئے انتظام کر لیا تھا۔ اس طرح مکرم سعید احمد انور صاحب نے احمدیوں کی بڑی مدد کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کینیڈا میں تشریف آوری

امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو جرمن قوم پر بہت حسن ظن تھا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو کینیڈین قوم پر بہت حسن ظن تھا۔ جس کا وہ وقتاً فوقتاً اظہار بھی کرتے رہتے تھے۔ اس کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ جب جماعت احمدیہ کینیڈا نے Westin Harbor Castle ہوٹل ڈاؤن ٹاؤن ٹرانٹو میں جماعت احمدیہ کے سو سال مکمل ہونے پر 26/جون 1989ء کو ایک بہت بڑے شکرانے کے جلسے کا اہتمام کیا۔

(بقیہ صفحہ 38)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط لکھنے والوں سے

ایک نہایت اہم اور ضروری درخواست

مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب، سیکرٹری مشن ہاؤس ایوان طاہر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں خطوط لکھنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ درج ذیل ہدایات کا خاص خیال رکھیں۔

احباب جماعت کے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کردہ خطوط کے جوابات ایک بیگ کی صورت میں بیت الاسلام مشن ہاؤس میں احباب کو بھجوانے کے لئے موصول ہوتے ہیں۔ ان بند لفافوں پر احباب کے پتہ جات عموماً نامکمل یا غلط ہونے کی وجہ سے بعض اوقات مشکلات پیش آتی ہیں۔

اس سلسلہ میں احباب کی راہنمائی کی خاطر درج ذیل چند ہدایات پیش خدمت ہیں۔

- حضور انور کی خدمت اقدس میں خط لکھتے وقت اچھی طرح سے تسلی کر لیں کہ آپ نے اپنا پتہ صحیح اور مکمل درج کیا ہے یا نہیں؟ خصوصاً پوسٹل کوڈ اور اپارٹمنٹ کی صورت میں اُس کا نمبر درج کیا ہے یا نہیں؟ بعض اوقات مرکز سے موصولہ لفافوں پر صرف نام لکھا ہوتا ہے۔ کیونکہ خط تحریر کرتے ہوئے پتہ نہیں لکھا جاتا۔ چنانچہ مکتوب الیہ تک خط ارسال کرنے میں بہت دقت پیش آتی ہے۔
- بعض اوقات کئی دوست اپنا پتہ تحریر کرنے کی بجائے اپنا عہدہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں ہے اور ایسے خطوط کو صحیح دوست تک پہنچانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔
- بعض احباب اپنا پتہ تبدیل ہونے پر شعبہ تجنید مشن ہاؤس کو نہ اطلاع دیتے اور نہ تبدیل شدہ پتہ سے آگاہ کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں حضور انور کی طرف سے جواب پہنچانا، ممکن نہیں ہوتا۔
- خط لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ خط مختصر ہو مگر جامع ہو۔ صاف، ستھرا، کھلا کھلا لکھیں جو پڑھنا آسان ہو۔
- خط لکھتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ خط کے اوپر، خط کے نیچے، خط کے دائیں، خط کے بائیں کم از کم ایک انچ جگہ ضرور چھوڑیں۔ تا کہ آپ کا خط مکمل طور پر فیکس ہو سکے۔ اور آپ کے خط کا کوئی لفظ یا جملہ یا سطر کٹ نہ جائے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے وقت مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کریں تا کہ حضور کے خطوط کے جوابات مشن ہاؤس آپ تک جلد از جلد آسانی سے بذریعہ ڈاک بھجوا سکے۔ آپ کا بھر پور تعاون ہی حضور انور کے خطوط کے جوابات آپ تک جلد پہنچانے کا ضامن ہو گا۔

مکرر عرض ہے کہ حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے وقت اپنا مکمل پتہ یعنی پوسٹل کوڈ، اگر اپارٹمنٹ ہو تو اس کا نمبر یا گھر ہو تو اس کا یونٹ نمبر وغیرہ دوبارہ چیک لیں۔ اور اگر پتہ تبدیل ہو گیا ہے تو شعبہ تجنید کو فوری اطلاع دیں۔ تا کہ آپ کی ڈاک آپ تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور خلیفۂ وقت سے آپ کی ذاتی محبت، عقیدت وارادت میں برکت ڈالے اور آپ حضور انور کی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ آمین!

رپورٹ تعلیم القرآن کلاس وان امارت

جماعت احمدیہ کینیڈا سال میں دو دفعہ تعلیم القرآن کلاسز منعقد کرتی ہے۔ان کلاسز میں تمام افراد جماعت شامل ہو کر اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ یہ کلاسز کینیڈا کی تمام چھوٹی بڑی جماعتوں میں منعقد کی جاتی ہیں۔اور جماعت کے علماء ان کلاسز میں مختلف پروگرام پیش کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ وان نے 33 ویں نیشنل تعلیم القرآن کے تحت اپنا پروگرام بروز ہفتہ مورخہ 30 ستمبر 2023ء شام سوا سات بجے مسجد بیت الاسلام میں منعقد کیا۔ پروگرام کی اہمیت کے پیش نظر مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز جمع کر کے ادا کی گئی۔

سٹیج و جنرل سیٹ اپ

تقریباً ایک فٹ بلند سٹیج بنایا گیا۔جس کے پیچھے ایک بینر جس پر مشہور حدیث

"خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ"

اور اس کا انگریزی و اردو ترجمہ لکھا تھا آویزاں کیا گیا۔اسی طرح دائیں اور بائیں دیواروں پر دو بینرز پر

"وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا" اور

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ"

کے انگریزی واردو ترجمے لکھ کر لگائے گئے تھے۔

آغاز پروگرام

پروگرام کے آغاز میں مکرم محب الرحمان درد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی وان جماعت نے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا سے اس اجلاس کی صدارت کرنے کی درخواست کی اور مکرم کلیم احمد ملک صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان جماعت اور مکرم مصلح الدین احمد شنبور صاحب، سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی جماعت احمدیہ کینیڈا کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی۔

تلاوت قرآن کریم

مکرم صدر صاحب جلسہ نے تلاوتِ قرآن شریف کے لئے مکرم رضا الرحمان درد صاحب حلقہ Melvill کو دعوت دی۔انہوں نے سورۃ اعراف کی آیت 201 تا 207 کی تلاوت کی اور ان آیات کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ان آیات کا اردو ترجمہ حلقہ Melville کے ہی مکرم نصیر احمد صاحب نے پیش کیا۔

افتتاحی خطاب

مکرم امیر صاحب نے اس پروگرام کے افتتاحی خطاب کے لئے مکرم کلیم احمد ملک صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو دعوت دی۔انہوں نے کہا کہ بچپن سے ہی والدین بچوں کو صحیح اور غلط کے بارہ میں بتاتے ہیں۔اسی طرح اگر بچہ اپنی پڑھائی میں نالائق ہو تو والدین کو پریشانی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سات سو احکامات بیان فرمائے ہیں۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی اختیار کی جائے۔لیکن ہم کئی دفعہ دیکھتے ہیں کہ نکاح کے اعلان کے موقع پر جب تلاوت کی جارہی ہوتی ہے کچھ لوگ باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے خاموش رہیں۔اسی طرح روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے اور اس کا ترجمہ پڑھنے کو معمول بنائیں۔

مکرم باسل رضابٹ صاحب کی پریزنٹیشن

افتتاحی خطاب کے بعد مکرم باسل رضابٹ صاحب نیشنل سیکرٹری وقفِ نو نے ترتیل القرآن کی کلاس لیتے ہوئے درست تلفظ کی ادائیگی کے بارہ میں بتایا کہ مختلف عربی الفاظ خصوصاً ہم آواز الفاظ کو ادا کرتے وقت آواز کا اخراج گلے کے کس حصے سے ہونا چاہئے۔انہوں نے پاور پوائنٹ کے ذریعے الفاظ دکھا کر اور عملی طور پر الفاظ دہروا کر اس کی مشق بھی کروائی۔

کہوٹ (Kahoot) کوئز پروگرام

ترتیل کلاس کے بعد مکرم خبیب احمد چوہدری صاحب حلقہ میپل نے قرآن کریم سے متعلق معلومات پر مشتمل کوئز پروگرام "کہوٹ" پیش کیا جس میں احباب نے خصوصاً اور نوجوانوں نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔کل 30 سوالوں کے جوابات دینے میں اول دوم سوم آنے والوں کو مکرم امیر صاحب کینیڈا نے انعامات دیئے۔

مکرم آدم عابد الیگزنڈر صاحب کی پریزنٹیشن

اس کے بعد مکرم آدم عابد الیگزنڈر صاحب لوکل مشنری نے قرآن کریم سے متعلق ایک پریزنٹیشن پیش کی۔انہوں نے بتایا کہ قرآن کریم مختلف مسائل کے بارہ میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ان میں دینی کمزوری، وبا کے بعد پیدا ہونے والے ذہنی مسائل، بے اطمینانی، بے چینی، گھبراہٹ، اضطراب وغیرہ شامل ہیں۔انہوں نے ان مسائل کے حل کے بارہ میں پاور پوائنٹ کی مدد سے قرآنی آیات پیش کرنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ و السلام اور آپ کے خلفاء کے بیان فرمودہ تحریروں کے اقتباسات بھی پیش کئے۔انہوں نے احبابِ جماعت کو توجہ دلائی کہ ہمیں اپنی تمام مشکلات اور پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے دعاؤں کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیئے۔

تقریر مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ

ان کے بعد مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ وان نے وقف عارضی کے بارہ میں تقریر کی۔انہوں نے اس مبارک تحریک کا پس منظر اور اس کے مقاصد کے بارہ میں بتایا اور ان مقاصد کے حصول کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ تقریروں کے چند اقتباسات پیش کئے۔اس کے علاوہ انہوں نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ ہدایات پڑھ کر سنائیں۔

نیز مکرم مربی صاحب نے جنوبی امریکہ جا کر وقف عارضی کرنے والے احباب کے بارہ میں بتایا کہ ان کی کوششوں کے نتیجے میں وہاں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سالانہ کم از کم 1000 افرادِ جماعت وقف عارضی میں حصہ لیں۔آخر میں انہوں نے احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی تاکید کی۔

اختتامی خطاب

اس اجلاس کے آخر میں مکرم امیر صاحب کینیڈا نے مختصر اختتامی خطاب میں فرمایا کہ ایسی کلاسز صرف بطور یاد دہانی کے ہوتی ہیں کہ ہم قرآن کریم کو پڑھیں، سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔اور اس کو روزانہ کا معمول بنائیں۔اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں قرآن کی محبت بڑھائے۔ہمیں اپنی عبادتوں میں بڑھائے۔نیز ہمیں اپنی دائمی زندگی کے بارہ میں تیاری کرنی چاہیئے۔

دعا

آخر میں محترم امیر صاحب کینیڈا نے اجتماعی دعا کروائی۔اس طرح یہ اجلاس سوا نو بجے اختتام پذیر ہوا۔اس پروگرام میں کل 475 افراد نے شرکت کی۔

ریفریشمنٹ

مسجد سے باہر جاتے وقت تمام شاملینِ کلاس کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

تعلیم القرآن کلاس کی چند تصویری جھلکیاں

مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب کا مختصر ذکرِ خیر

مکرم انعام اللہ خواجہ صاحب، رضا کار احمدیہ مشن ہاؤس کینیڈا

ابتدائی حالاتِ زندگی

میرے ابا جان حبیب اللہ صاحب آف گوجر خان 15/فروری 1932ء کو بنگہ ضلع جالندھر انڈیا میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ 21/ستمبر 2022ء کو کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ ان کے دادا جان حکیم عمر دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور ان کے نانا جان جان دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور المشہور یکے والے جناب شیخ شیر محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے بھائی تھے۔

کاروبار اور ملازمت

ابا جان کا تعلیم کی طرف زیادہ رجحان نہ تھا۔ لہٰذا تعلیم کے بجائے کاروبار کو ترجیح دی۔ کپڑے کا کاروبار کیا اور برتنوں کا کاروبار کیا مگر دونوں کاروبار نہ چل سکے۔ اس کے بعد راولپنڈی کے صرافہ بازار میں صرافہ کی دکان شروع کی جو کہ 1953ء میں احمدیت کے دشمنوں نے جلا دی اور سامان لوٹ لیا۔ اس وقت اپنے کام کرنے والوں سے کہا کہ تھانے میں جا کر رپورٹ کرا دو۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔

1954ء میں گوجر خان آ گئے اپنا مکان خریدا اور ملازمت شروع کی محنت اور دیانت داری سے کام کیا۔ بعض حالات کی وجہ سے ملازمت چھوڑ دی اور کریانہ کا کاروبار شروع کیا اور کاروباری ساکھ بنائی۔ 1974ء میں دشمنانِ احمدیت نے دکان کو آگ لگا دی اور سامان لوٹ لیا۔ تھانے میں رپورٹ لکھوا دی۔ حضور کو خط کے ذریعے سے تمام حالات سے آگاہ کیا۔ خود دعاؤں میں لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے محنت اور دیانت کی وجہ سے بے شمار فضل کئے۔

عادات و اطوار

میرے ابا جان اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پنجوقتہ نماز، تہجد، قرآن شریف اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے۔

مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب مرحوم

الفضل کا مطالعہ روزانہ کا معمول تھا۔ ایم ٹی اے بڑے شوق سے دیکھتے۔ خطبہ جمعہ والا روزنامہ الفضل ربوہ بعض لوگوں کو لگوا کر دیا ہوا تھا۔ خدمتِ خلق کے کاموں میں حصہ لیتے۔ ضرورت مندوں کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتے۔ ڈائری لکھنا ان کا معمول تھا۔ تمام کام نظم و ضبط اور منصوبہ بندی سے کرتے۔ ہر چھوٹے بڑے کی عزت کرتے۔ ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

صلح جو، نرم خو، صائب الرائے، عاجزی و انکساری کے پیکر، سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ لین دین میں کھرے اور سچے تھے۔ تعلقات بنانے والی شخصیت تھے۔ کسی قیمت پر انصاف کا دامن نہیں چھوڑتے تھے۔

باہمت، باحوصلہ، مستقل مزاج اور انتھک محنتی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمر بھر کسی کے محتاج نہیں ہوئے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ ان کے گھر کے دروازے ضرورت مندوں کے لئے کھلے رہتے تھے۔ احمدیت کے مخالفین کے لیے دو دھاری تلوار تھے۔ لوگوں میں نیک نام تھے۔ ہم تمام بھائی بہنوں سے حضور کو خط لکھوایا کرتے تھے۔ 1940ء – 1946ء کے دوران انڈیا میں ابا جان اپنے گھر والوں کے ساتھ قادیان میں جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے کے لئے جاتے تھے۔ اور یہ سلسلہ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد بھی انڈیا کا ویزا برائے قادیان ملنے پر بھی جاری رہا۔

ابا جان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1949ء میں 28، 29، 30 دسمبر کو دوسرا جلسہ سالانہ، ربوہ میں منعقد ہونے پر قصر خلافت میں ڈیوٹی دینے کی توفیق بھی ملی۔ جلسہ قادیان میں ہو یا ربوہ میں ہو ہمارے گھر میں جلسہ پر جانے کی تیاری آٹھ روز قبل ہی شروع ہو جاتی تھی۔ جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر بڑے انہماک سے سنتے تھے۔

انہیں اپنے بچپن میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی بنفس نفیس دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کے دادا جان، دادی جان بھی ان کے ساتھ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد انڈیا سے پاکستان آئے تھے۔ ان کے دادا جان نے 92 سال عمر پائی۔ دادا جان کی برادری میں سے حضرت شیخ نصیر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی انڈیا سے پاکستان آ گئے۔ وہ

دونوں موصی تھے اور ان دونوں کی وفات راولپنڈی میں ہوئی اور بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے انہیں وہیں امانتاً دفنایا گیا۔ ربوہ میں بہشتی مقبرہ بننے کے بعد اباجان نے ان دونوں کی میتوں کو بہشتی مقبرہ میں دفنایا۔

تبلیغ احمدیت

پرجوش داعی الی اللہ تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تبلیغ کی کوششوں کو پھل لگائے اور چند نئے احمدی بھی ہوئے جن میں سے سوہاوہ کے رہائشی مکرم ظہیر احمد صاحب ہیں، جنہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

جماعتی خدمات

اباجان کو گوجر خان کی جماعت کی خدمت کا موقع ملا۔ انہیں بطور صدر اڑتالیس سال خدمت کی توفیق ملی۔اس وقت چنگا بنگیال کی جماعت کی نگرانی گوجر خان کے صدر کے سپرد تھی جب کہ گوجرخان جماعت ضلع راولپنڈی کے تحت کام کرتی تھی ۔ چنگابنگیال وہ تاریخی جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت قائم ہوئی تھی ۔ یہ وہی تاریخی جماعت ہے جہاں سے مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مرحوم سابق امیر ومشنری انچارج کینیڈا کے والدمحترم مولانا احمد خاں نسیم صاحب مرحوم کا تعلق تھا۔یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط اور منظم جماعت ہے۔یہاں ایک معلم صاحب ہیں۔عورتوں کی تربیت معلم صاحب کی بیگم صاحبہ کی ذمہ داری ہے۔

اباجان سارے کام کرنے میں پہلے خود کوشش کرتے، دعائیں کرتے اور حضور کو دعا کے لئے خط لکھتے۔ احمدیہ جماعت گوجر خان کے لئے ایک علیحدہ قبرستان بھی بنوایا جو کہ اس وقت بھی قائم ہے۔اس قبرستان میں کئی احمدی احباب مدفون ہیں۔ نظام جماعت کے ساتھ بڑے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔سلسلہ کے لئے بہت درد رکھتے تھے۔ جو ہدایات مرکز سے آتیں ان پر بخوبی عمل کرتے تھے۔ احباب جماعت کی تربیت بڑے پیار سے کرتے ، سادگی کو ترجیح دیتے،مبلغین کا اور مرکز سے آنے والے مہمانوں کا احترام کرتے۔ جماعت کے تمام کاموں میں مجلس عاملہ سے مشورہ لیتے۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔

جماعتی نظام کو فوقیت دیتے۔لوگوں کی شکایات کا بغور جائزہ لیتے ، عہدیداروں کی رپورٹوں کا غور سے مطالعہ کرتے اور تمام معاملات کا فیصلہ بڑی احتیاط سے کرتے ۔جماعتی معاملات میں اصلاح اور عفو درگزر کو ترجیح دیتے۔ جماعتی روایات کو برقرار رکھتے۔رات دیر تک کام کرتے تھے۔ بیماری کے ایام میں ہسپتال میں بھی حضور کو خط لکھنا نہیں بھولے۔علم دوست تھے ۔ مطالعہ کا شوق تھا۔جس موضوع پر تقریر کرتے ہمیشہ مختصر اور جامع تقریر کرتے تھے۔ ہمیشہ سب ان کی عزت کرتے تھے۔محنت اور صبر سے مشکل وقت کو گزارا۔ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ان کا اوڑھنا بچھونا دعائیں ہی تھیں۔چہرے پر کبھی بھی پریشانی نمودار نہ ہوئی۔ احمدی احباب کے علاوہ شہر کے دیگر افراد سے اچھا میل جول تھا۔ سرکاری افراد بھی ان کا احترام کرتے تھے۔اگرچہ احمدیوں پر ظلم وستم کیا گیا۔ احمدیوں کو احسن طور پر سنبھالنے کی ہر ممکن کوشش کی اور دعاؤں پر بہت زور دیا۔محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں کا عملی نمونہ تھے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو نبھایا۔ہر خلافت کے دور میں اخلاص وفا کا نمونہ دکھایا۔

غریبوں اور یتیموں کا خیال رکھتے تھے۔معاملہ فہم تھے۔ملنسار، منکسر المزاج، مخلص اور وفا شعار تھے۔ جماعت سے محبت تھی۔ پختہ یقین اور ایمان تھا۔احمدیت کے لئے گالیاں بھی کھائیں، ماریں بھی کھائیں مگر اپنے عقیدہ پر بہادری اور جرأت سے قائم رہے۔ بارعب شخصیت تھے۔نماز کی تلقین کرتے اور باقاعدگی سے نماز پڑھتے۔

اپنا حصہ جائیداد پاکستان میں ہی ادا کر دیا تھا۔

سال کے شروع میں تحریکِ جدید ،وقفِ جدید مع چندہ مرحومین ادا کرتے تھے۔ ہر ماہ اپنے تمام چندہ جات کی ادائیگی کا مجھ سے پوچھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ ہر خلافت کے دور میں مالی قربانی کی تحریک میں حصہ لیا۔ اباجان کا طرز عمل ہمارے لئے مشعل راہ رہا۔ ہم سب بھائی بہنوں اور میری والدہ صاحبہ کو، اباجان نے اپنی زندگی میں ہر ایک کا حصہ ادا کر دیا تھا۔اباجان نے اپنا ذاتی رہائشی مکان جو گوجر خان میں ہے۔ اس کو فروخت کر کے اس سے وصول ہونے والی رقم جماعت کے حوالے کرنے کی وصیت کی۔ اور تحریری طور پر اپنی تمام اولاد کو جو جس ملک میں بھی ہے بذریعہ الیکٹرانک اطلاع بھجوائی۔ اس پر کارروائی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانی کو قبول فرمائے۔

مجھ سے اپنی آخری بیماری میں پوچھتے کہ کیا میرا وصیت کا تمام ریکارڈ مکمل ہے؟ کیا میرے تمام چندے ادا ہیں؟ کیا میرا وصیت نمبر بھی یاد ہے؟ یہاں پہنچ کر مجھے اپنا وصیت نمبر لکھوا دیا تھا۔

شادیاں

اباجان کی پہلی شادی 1949ء میں 17 سال کی عمر میں ان کی پھوپھی زاد حمیدہ بیگم صاحبہ سے گوجر خان میں ہوئی۔میری والدہ صاحبہ کی 4/نومبر 1999ء کو وفات کے بعد دوسری شادی 2/ستمبر 2000ء میں ثریا نذیر صاحبہ سے مردان میں ہوئی۔ان سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ دونوں بیگمات میں سے ہر ایک نے اپنے وقت میں اباجان کے ساتھ جماعت کا کام کرنے میں مکمل تعاون کیا۔

ان کے علاج معالجے کے تمام مالی اخراجات ان کے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر عمران ظفر اللہ صاحب نے ادا کئے جو کہ آسٹریلیا میں بطور رفزیشن کام کر رہے ہیں۔

(بقیہ صفحہ 38)

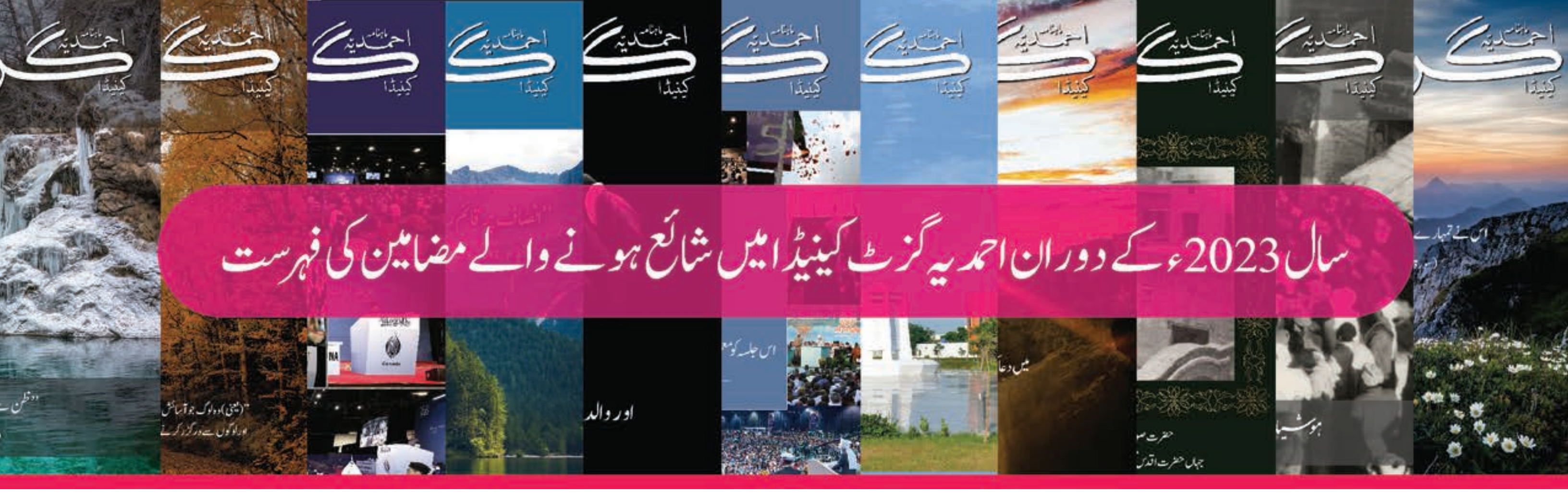

سال 2023ء کے دوران احمدیہ گزٹ کینیڈا میں شائع ہونے والے مضامین کی فہرست

نمبرشمار	مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ نمبر
1	بنیادی مسائل کے جوابات	مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب	جنوری	11
2	رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دورِ جدید کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہیں	مکرم پروفیسر عبدالسمیع خاں صاحب	جنوری	14
3	فریضہ تبلیغ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم مولانا محمد کلیم خاں صاحب مربی سلسلہ	جنوری	19
4	حیادار لباس یا فیشن کی اندھا دھند تقلید؟	محترمہ عائشہ چودھری صاحبہ	جنوری	22
5	کیلنڈر کی آپ بیتی	محترمہ نبیلہ رفیق صاحبہ، ناروے	جنوری	24
6	بریمپٹن احمدیہ پارک	مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	جنوری	27
7	رپورٹ ہیومینٹی فرسٹ ڈنر	مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب	جنوری	30
8	پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق صرف اور صرف حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	فروری	14
9	پیش گوئی مصلح موعود: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں	مکرم مولانا طلحہ علی صاحب	فروری	21
10	ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے	مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب	فروری	26
11	اسلامی ورثہ کی تقریبات کی چند جھلکیاں	مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب	فروری	28
12	محترمہ امۃ السلام فردوس صاحبہ کا مختصر ذکرِ خیر	مکرم محمد ارشد لقمان صاحب	فروری	32
13	حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو نصائح	مکرم فضل الرحمان ناصؔر صاحب	مارچ	13
14	تربیت اولاد کا ایک پہلو	مکرم عاطف احمد وقاص صاحب	مارچ	21
15	سوانح حیات حضرت مولانا معین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مکرم ابو ولید خان صاحب	مارچ	24
16	جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ امور خارجیہ کی ایک تاریخی کانفرنس اور ریفریشر کورس	مکرم محمد سلطان ظفؔر	مارچ	27
17	مسجد بیت الاسلام کی تیس سالہ تقریبات کی چند جھلکیاں	مکرم ناصر احمد وینس صاحب	مارچ	30
18	از افاضاتِ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		اپریل	12

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ نمبر
19	رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک	مکرم خالد محمود نعیم صاحب	اپریل	13
20	روزہ لمبی عمر کا راز اور کینسر سمیت کئی بیماریوں کا علاج	مکرم مولانا ندیم احمد انیس رئیس صاحب	اپریل	14
21	گھروں میں کتّے رکھنا	محترم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	اپریل	16
22	بھنگ (Marijuana) کے متعلق سیر حاصل گفتگو	مکرم ملک فضل مسعود صاحب	اپریل	21
23	میرے خسر مکرم نذیر احمد صاحب خادمؔ مرحوم کا مختصر ذکرِ خیر	مکرم آفتاب انور صاحب	اپریل	24
24	احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی تقریبات کی چند جھلکیاں	مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	اپریل	26
25	تجارتی سیمینار : شعبہ صنعت و تجارت کینیڈا کی مختصر رپورٹ	مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	اپریل	31
26	پیغام : مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا		مئی ، جون	12
27	پیغام : مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا		مئی ، جون	13
28	خلافتِ اولیٰ تخم ریزی۔ خلافتِ ثانیہ تکمیل	مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب	مئی ، جون	15
29	ضرورۃ الامام کی پکار	مکرم انصر رضا صاحب	مئی ، جون	20
30	خلافت کی اقسام اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	مئی ، جون	25
31	اطاعتِ خلافت	مکرم ناصر الدین بلوچ صاحب	مئی ، جون	31
32	خلافت ہدایت و رہنمائی کا چشمہ رُواں	محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ	مئی ، جون	35
33	خلفائے احمدیت کے حلف اور اوّل خطاب	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	مئی ، جون	43
34	رضائے خدا ہے، رضائے خلافت۔ خلافت کے بارہ میں چند حوالے	مکرم ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب مکرم فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب	مئی ، جون	47
35	میں بھیک مانگتا رہا	محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ	مئی ، جون	54
36	مہمان نوازی: ایک اعلیٰ وصف اور جماعت احمدیہ ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		جولائی	17
37	جلسہ سالانہ کینیڈا اور ہماری ذمہ داریاں	مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	جولائی	18
38	جلسہ سالانہ کے فیوض و برکات اور ثمرات	مکرم فرخ سلطان محمود صاحب	جولائی	20
39	جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام	ادارہ	جولائی	24
40	لازمی چندہ جات کا تعارف اور ہماری ذمہ داریاں	مکرم سہیل مبارک شرما صاحب	جولائی	25
41	اسلام کا ایک اہم ترین فریضہ زکوٰۃ	مکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب	جولائی	28
42	احمدیہ مسلم جماعت فیونرل سروسز کینیڈا کے کارکنان کے لئے سالانہ عشائیہ	مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	جولائی	31
43	مکرم چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب کا ذکرِ خیر	ادارہ	جولائی	34
44	ادائیگی نماز میں ہمیشگی از افاضاتِ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ		اگست	12

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ نمبر
45	اقام الصلوٰۃ کے لئے مسجد کی اہمیت	مکرم مولانا طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ	اگست	13
46	ھستی باری تعالیٰ۔ خدا کو کیسے پہچانیں؟	مکرم پروفیسر عبد السمیع خان صاحب مربی سلسلہ	اگست	20
47	پروفیسر چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کے دورۂ کینیڈا کی چند جھلکیاں	مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	اگست	23
48	احمدیہ گزٹ کینیڈا کے گولڈن جوبلی عشائیہ کی تقریب اور چند تاثرات	ادارہ	اگست	36
49	جماعت احمدیہ کینیڈا کی پہلی تجنید کانفرنس 2023ء	مکرم غلام احمد عابد صاحب	اگست	30
50	نہایت مخلص اور پُر جوش داعی الیٰ اللہ مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب میدانِ تبلیغ میں وفات پاگئے	ادارہ	اگست	34
51	خلافتِ روحانی ترقیات کا عظیم الشان ذریعہ	مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب	ستمبر	15
52	نظامِ وصیت۔ قربِ الٰہی پانے کا ذریعہ	مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب	ستمبر	21
53	علم و معرفت میں حصولِ کمال	مکرم عاطف وقاص صاحب	ستمبر	24
54	اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو	مکرم خالد محمود شرما صاحب	ستمبر	25
55	جماعت احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں	ادارہ	ستمبر	28
56	سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو مخلصین اور فدائین کے مختصر تذکرے	مکرم چوہدری عبد الباری صاحب	ستمبر	30
57	مکرم محمود احمد وینس صاحب کا ذکرِ خیر	مکرم ناصر احمد وینس صاحب	ستمبر	32
58	مکرم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب کا مختصر ذکرِ خیر	محترمہ نسیم محمودہ چوہدری صاحبہ	ستمبر	34
59	ایک پاکستانی نژاد امریکن احمدی کا اعزاز	ادارہ	ستمبر	36
60	جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام		اکتوبر	14
61	جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کے موقع پر افتتاحی خطاب	مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ	اکتوبر	15
62	ناموسِ رسالت کے حقیقی تقاضے	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	اکتوبر	16
63	مجاہدِ احمدیت مکرم مولانا سید شاہ محمد صاحب مرحوم کی ایک نایاب تحریر	مکرم کرنل (ر) انور احمد صاحب	اکتوبر	25
64	جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کی جھلکیاں	مکرم عرفان احمد خان صاحب	اکتوبر	26
65	ٹرانٹو اور گردونواح میں نمازِ عید الاضحیٰ کی تقریبات	مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	اکتوبر	31
66	محترمہ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ کا مختصر ذکرِ خیر	محترمہ ڈاکٹر عارفہ کوثر صاحبہ	اکتوبر	36
67	قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت	مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب	نومبر	9
68	صحابہ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے توحید کے اعلیٰ معیار	مکرم پروفیسر عبد السمیع خان صاحب	نومبر	13
69	آ پاس مرے آ کر ربوہ کا نظارہ دیکھ	مکرم جمشید محمود صاحب	نومبر	24
70	مسجد بیت الاسلام وان میں کینیڈا ڈے کی تقریب	مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	نومبر	27

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ نمبر
71	لجنہ اماءاللہ پریری ریجن کے سالانہ اجتماعات کا انعقاد	محترمہ بشریٰ نذیر آفتاب صاحبہ	نومبر	33
72	محترمہ عطیہ شریف صاحبہ	محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ	نومبر	35
73	محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب المعروف پرویز پروازی صاحب وفات پاگئے	ادارہ	نومبر	37
74	شہدائے بورکینا فاسو۔ احمدیت کے درخشندہ ستارے	مکرم رانا نجیب اللہ ایاز صاحب مربی سلسلہ	دسمبر	11
75	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مومن عورتوں کو نصائح	محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ	دسمبر	18
76	ڈارون کے نظریے کا تنقیدی جائزہ اور اسلامی نظریہ ارتقاء	مکرم دانیال خالد خان صاحب مربی سلسلہ	دسمبر	24
77	پردیس کا تجربہ	محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ	دسمبر	27
78	رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2023ء لوکل پروگرام	مکرم غلام احمد عابد صاحب	دسمبر	33
79	چوہدری محمد انور صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر	محترمہ بشریٰ انور صاحبہ	دسمبر	35
80	پیاری امی جان امۃ الحفیظ عفت صاحبہ کا ذکرِ خیر	محترمہ طیبہ طلعت صاحبہ	دسمبر	36

خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا کس قدر بڑھتا ہے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے: مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ (سورۃ البقرہ 262:2) وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی دانہ کھیت میں ڈالا جائے اور وہ دانہ سات بالیں نکالے اور ہر بال میں 100 دانہ ہو گویا ایک دانہ سے سات سو گنا پیدا ہوا۔ یہ ایک مثال ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ (سورۃ البقرہ 262:2) اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے اور اس سے بھی زیادہ بڑھاتا ہے۔ خدا کی طرف سے دینے میں بخل تو تب ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ۔ (سورۃ البقرہ 262:2) اللہ بڑی وسعت بڑی فراخی والا ہے۔ اور پھر اللہ علیم ہے وہ جانتا ہے کہ یہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی کروڑوں گنے کا بھی مستحق ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اس کے خرچ کئے ہوئے کو اس کے لئے بڑھا دے گا۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب زمیندار دانہ زمین میں ڈال دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر دیتا ہے تو جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا ضائع جائے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے کا تو کم از کم سات سو ملتا ہے اور اس سے زیادہ کی کچھ حد بندی ہی نہیں۔ اگر انتہائی حد مقررہ کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو بھی محدود ماننا پڑتا۔ جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا۔ اس لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو دانہ ملے گا۔ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں جتنا بھی مل جائے تو خوب یاد رکھو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ضائع کرنا نہیں بلکہ بڑھانا ہے۔

(ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم جون 2013ء، صفحہ 3)

بقیہ از جماعت احمدیہ کینیڈا میں مہاجرین کی بحالی اور اس کا پس منظر

جس میں تقریباً ایک ہزار سے زیادہ لوگ تھے اور جس میں کینیڈا گورنمنٹ، اونٹاریو گورنمنٹ، سٹی میئر وغیرہ اور اعلیٰ افسران شامل تھے۔ عشائیہ کے دوران حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں انتہائی پُر جوش لہجہ میں فرمایا کہ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ’’ساری دنیا کینیڈا بن جائے یا کینیڈ ا ساری دنیا بن جائے‘‘ اور پھر فرمایا ’’کینیڈا میرا وطن ثانی ہے۔‘‘ تو سب لوگوں نے کھڑے ہو کر تقریبا پانچ منٹ تک آپ کو تالیاں بجابجا کر سراہا تھا۔

چنانچہ عام حالات میں جب بھی کوئی فیملی لندن حضور انورؒ سے ملاقات کے لئے آتی تو حضورؒ فرماتے کہ آپ کینیڈا چلے جائیں۔

درخواست دعا

خاص طور پر محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے اس سلسلہ میں انتھک محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی طویل دینی، علمی، تربیتی، تبلیغی، سماجی اور معاشرتی خدمات کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کے تمام پسماندگان کو ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

(بشکریہ تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا)

بقیہ از روزمرہ استعمال کی اشیاء اور صحت

تحقیق سے یہ بھی پتا چلا ہے کہ اگر آپ اپنے فون کو خاص اینٹی بیکٹیریل کپڑوں یا اینٹی بیکٹیریل وائپس یا الکحل سے صاف کرتے ہیں، تب بھی یہ جراثیم دوبارہ سطح پر آ سکتے ہیں، جس کا سادہ الفاظ میں مطلب یہ ہے کہ فون کی صفائی کا ایک باقاعدہ عمل ہونا چاہیے۔

(بی بی سی رپورٹ، 26/ اپریل 2023ء)

مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب کا مختصر ذکر خیر

جب ابا جان اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہو گئے تو پھر آپ نے کینیڈا میں اسائلم کے لئے درخواست دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور خلافت کی برکت سے انہیں جلد اسائلم مل گئی۔ انہوں نے بعد میں یہی فیصلہ مناسب سمجھا کہ وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ علیحدہ رہیں گے اور اپنے بچوں پر کسی قسم کا بوجھ نہ ڈالیں گے۔ 24 رجون 2019ء کو ان کی بیگم ثریا نذیر صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

دعائے مغفرت

23/ستمبر 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے میرے ابا جان کا ذکر خیر فرمایا۔

مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اگلے روز 24 ستمبر بروز ہفتہ نیشنل قبرستان میں بارہ بجے تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی، احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جان کی مغفرت اور بخشش فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہمیں ان کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

*****

تو نیا ہے تو دکھا صبح نئی شام نئی

اے نئے سال بتا تجھ میں نیاپن کیا ہے
ہر طرف خلق نے کیوں شور مچا رکھا ہے

روشنی دن کی وہی تاروں بھری رات وہی
آج ہم کو نظر آتی ہے ہر ایک بات وہی

آسمان بدلا ہے افسوس نا بدلی ہے زمیں
ایک ہندسے کا بدلنا کوئی جدّت تو نہیں

اگلے برسوں کی طرح ہوں گے قرینے تیرے
کسے معلوم نہیں بارہ مہینے تیرے

جنوری فروری مارچ میں پڑے گی سردی
اور اپریل مئی جون میں ہوگی گرمی

تیرا من دہر میں کچھ کھوئے گا کچھ پائے گا
اپنی میعاد بسر کر کے چلا جائے گا

تو نیا ہے تو دکھا صبح نئی شام نئی
ورنہ ان آنکھوں نے دیکھے ہیں نئے سال کئی

بے سبب لوگ کیوں دیتے ہیں مبارک بادیں
غالباً بھول گئے وقت کی کڑوی یادیں

تیری آمد سے گھٹی عمر جہاں سے سب کی
فیضؔ نے لکھی ہے یہ نظم نرالے ڈھب کی

فیض احمد فیضؔ

قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں

- اوّل : اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ (آل عمران 32:3)
- دوم : یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب 57:33)
- تیسرا : موہبت الٰہی۔ (ملفوظات جلد 3۔ صفحہ 38، ایڈیشن 1988ء)

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

اعلانات برائے دعائے مغفرت

مکرم محی الدین غلام یحیٰ ملک صاحب

14/ اکتوبر 2023ء کو مکرم محی الدین غلام یحیٰ ملک صاحب مارکھم جماعت 95سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

17/اکتوبر 2023ء کو نماز مغرب کے بعد مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 18/ اکتوبر کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم رفیق احمد قمر صاحب صدر جماعت احمدیہ مارکھم نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے، حضرت حافظ غلام محی الدین ملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رضاعی بھائی تھے، کے پوتے تھے۔ مرحوم، ڈاکٹر عبدالحق ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات کے چھوٹے بھائی تھے۔

آپ مخلص احمدی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دعا گو بزرگ تھے۔ تقاضۂ سن کے باوجود جماعت کے پروگرام میں بڑی دلچسپی لیتے اور باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ نفیسہ توصیف صاحبہ مارکھم، تین بیٹے مکرم نصیر الدین صاحب وان، مکرم عبداللطیف صاحب بریمپٹن، مکرم زکریا ناصر صاحب یوکے اور ایک بیٹی محترمہ امۃ الحی ملک صاحبہ اہلیہ مکرم میاں سہیل اسلم صاحب مارکھم یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترمہ امۃ الحی ملک صاحبہ کو ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ماشاء اللہ مرحوم کا خاندان بہت بڑا ہے اور یہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے ہیں۔ تجہیز و تکفین میں جماعت کے پرانے لوگوں نے خاص طور پر شرکت کی۔ مرحوم مکرم میجر(ر) عبدالمالک صاحب سابق جسٹس آف پیس، سیکرٹری وصایا رچمنڈہل کے چچا تھے۔

محترمہ نصرت آراء صاحبہ

26/ اکتوبر 2023ء کو محترمہ نصرت آراء صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب بیری ساؤتھ جماعت 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

29/اکتوبر 2023ء کو نماز مغرب کے بعد مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 30/ اکتوبر کو بارہ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چوہدری اللہ بخش صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت مخلص احمدی تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ حضور انور کے خطابات اور خطبات جمعہ بڑی باقاعدگی سے سنا کرتیں۔ قرآن کریم کی تفاسیر کا بغور مطالعہ کرتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو لجنہ اماء اللہ نوشہرہ کینٹ میں بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ لمبا عرصہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ یہاں پر سیکرٹری تعلیم تھیں۔ خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام بچوں کی بہت اعلیٰ تربیت کی۔ سب بچے بڑے اخلاص سے جماعت کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ اور سب نے بڑے اخلاص سے اپنی والدہ کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے عطا فرمائے۔

مرحومہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم لندن کی ہمشیرہ تھیں جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ابتدائی پریس سیکرٹری ہونے کا شرف حاصل رہا۔ الفضل انٹرنیشنل لندن کے ابتدائی ایڈیٹر تھے۔ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کو لمبا عرصہ شعبہ امور عامہ جماعت احمدیہ کینیڈا میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ مرزا شریف احمد فاؤنڈیشن کے چیئرمین ہیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم ناصر احمد صاحب، تین بیٹے مکرم داؤد ناصر صاحب وان، مکرم ودود ناصر صاحب حدیقہ احمد، مکرم مسعود ناصر صاحب بیری ساؤتھ جنہیں لمبا عرصہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی خدمت کی توفیق ملی اور مضامین لکھے، ایک صاحبزادی محترمہ فوزیہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد منصور صاحب، نیشنل سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا پیس ویلج یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ پروین لطیف پراچہ صاحبہ

27/ اکتوبر 2023ء کو محترمہ پروین لطیف پراچہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرحوم عبداللطیف پراچہ صاحب اوک ول جماعت 86سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

28/اکتوبر 2023ء کو نماز مغرب کے بعد مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 30/اکتوبر کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔ ان کو طویل عرصہ لجنہ اماء اللہ سرگودہا میں خدمات کا موقع ملا۔نہایت فعال ممبر تھیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ، مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب کی والدہ تھیں، جنہیں 28 مئی 2010ء کو مسجد دارالذکر لاہور میں شہید کردیا گیا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم محمود لطیف پراچہ صاحب اوک ول، مکرم ناصر احمد صاحب یوکے، ایک بیٹی محترمہ راشدہ لطیف صاحبہ Innisfil اور ایک پوتا مکرم عبدالرحیم پراچہ صاحب اوک ول یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ فوزیہ جمیل صاحبہ

28/اکتوبر2023ء کو محترمہ فوزیہ جمیل صاحبہ اہلیہ مکرم محمد جمیل صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ نارتھ یارک 72سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

30/اکتوبر 2023ء کو نماز مغرب کے بعد مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم عبدالماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 31/ اکتوبر کو اڑھائی بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم اعتزاز احمد خاں صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے علمی گھرانے کی چشم وچراغ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نہایت فعال ممبر، علم دوست اور مخلص خاتون تھیں۔ ان کو پاکستان، مشرق وسطیٰ اور کینیڈا میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

ماشاء اللہ اپنی بچیوں کی بہت اعلیٰ تربیت کی اور علم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کیا۔مرحومہ کی صاحبزادی محترمہ منزہ خاں صاحبہ کو نیشنل سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ کینیڈا خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اور آج کل ایم ٹی اے سٹوڈیو کینیڈا میں گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔مرحومہ کا خلافت سے صدق ووفا کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم محمد جمیل صاحب جنرل سیکرٹری نارتھ یارک، تین بیٹیاں محترمہ عظمیٰ جمیل صاحبہ مانٹریال، محترمہ منزہ خاں صاحبہ، محترمہ فرح جمیل صاحبہ ٹرانٹو، تین بھائی مکرم سہیل حمید صاحب، مکرم عارف حمید صاحب، مکرم طارق حمید صاحب پاکستان اور دو بہنیں محترمہ تسنیم سلیم صاحبہ یوکے، محترمہ فریال انور صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام بچیوں نے بڑی سعادت مندی سے اپنی والدہ کی خدمت کی۔خدا تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

محترمہ سبیلہ اختر صاحبہ

30/ اکتوبر 2023ء کو محترمہ سبیلہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مرحوم انعام اللہ اختر صاحب چیف انجینئر نیومارکیٹ جماعت 76سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

یکم/نومبر 2023ء کو نماز عصر سے مغرب کی نماز سے قبل تک ایوان طاہر میں میت کو دکھایا گیا۔ اور مسجد بیت الاسلام میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 2/نومبر کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کی صاحبزادی تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم مطیع اللہ محمود صاحب جنرل سیکرٹری کیمبرج، مکرم اکرام اللہ صاحب ونی پیگ، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب زعیم انصار اللہ نیومارکیٹ، دو بیٹیاں محترمہ عطیہ ذوالقرنین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ذوالقرنین صاحب کیمبرج، محترمہ مبارکہ کلیم صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد صاحب کیلگری، دو بھائی مکرم عبدالکریم جنجوعہ صاحب مسس ساگا اور مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع جنجوعہ صاحب امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔